Vol. I
No. 2

Tuesday
3rd March, 1953

सत्यमेव जयते

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Official Report

CONTENTS

Price: Eight Annas.

GOVERNMENT PRESS
HYDERABAD-DN.
1953

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

TUESDAY THE 3RD MARCH, 1953

The Assembly met at Two of the Clock

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR]

Starred Questions and Answers

MARATHWADA PEASANTS DEMANDS

*1 (13) *Shri M. Buchiah* (Sirpur): Will the hon. the Chief Minister be pleased to state:

(*a*) Whether the Government have conceded to any of the demands of the Marathwada peasants who reached on foot on 2nd October, 1952?

(*b*) If so, how far they have been implemented?

چیف منسٹر (شری بی رام کشن راؤ) پہلے جزو کا جواب یہ ھے کہ جو (۱۱) ڈیمانڈس مرہٹواڑہ پیزنٹس (Marathwada peasants) نے اکٹوبر سنہ ۱۹۵۲ ع میں کئے تھے اون میں سے حسب ذیل دو ڈیمانڈس کو گورنمنٹ نے منظور کیا ھے ۔

(۱) جو تالاب مرمت طلب اور نادرست حالت میں ھیں اون کو رپیر(Repair) کرنا ۔

(۲) باؤلیاں کھودنے کے لئے مرہٹواڑہ کو زیادہ رقم مخصوص کرنا۔ ان دونوں ڈیمانڈس کو گورنمنٹ نے منظور کیا ھے ۔

دوسرے جزو کا جواب یہ ھے کہ جتنے تالاب نا درست حالت میں ھیں اون کو درست کرنے کے احکام جاری کئے گئے ھیں اور مرہٹواڑہ میں تقاوی کی رقم زیادہ مختص کی گئی ھے ۔ مابقی ڈیمانڈس کے بارے میں متعلقہ ڈپارٹمنٹس کو لکھا گیا ھے کہ اونکی جانچ و تنقیح کرکے گورنمنٹ کے پاس امپلیمنٹیشن (Implementation) کے لئے ڈیفینیٹ پروپوزلس (Definite proposals) بھیجیں ۔

Shri M. Buchiah: What is the total number of breached tanks in Marathwada areas?

شری بی رام کشن راؤ ۔ اس کے لئے مجھے نوٹس دیجائے ۔

شری کے ۔ ایل۔ نرسمہوان راؤ (یلندو ۔ عام) مابقی ڈیمانڈس کیا ھیں اون کی وضاحت کی جائے تو مناسب ھے ۔

شری بی رام کشن راؤ - اون کے مابقی ڈیمانڈس میں ایک ڈیمانڈ مرہٹواڑہ کے تعلق سے انکلیوڈ ویلیجس (Enclaved villages) کے بارے میں تھا - دوسرا ڈیمانڈ یہ تھا کہ بورنا اور اسی قسم کے دوسرے بڑے بڑے اریگیشن اسکیمس (Irrigation Schemes) مرہٹواڑہ میں جاری کرنا چاہئے - اسکے علاوہ یہ بھی ڈیمانڈ تھا کہ ایجوکیشن کے سلسلہ میں کافی انتظامات نہیں ہیں اور ریجنل لینگویجس (Regional languages) کی بالیسی کا اسلیمنٹیشن بھی ٹھیک نہیں ہوا ہے اسلئے انکی طرف توجہ کی جائے - اسکے علاوہ یہ بھی ڈیمانڈ تھا کہ ایک دو روڈس (Roads) مثلاً گھٹ ناندورا روڈ اور ایک دوسری روڈ کی تکمیل ہونی چاہئے - اس سلسلہ میں اریگیشن پراجکٹس (Irrigation projects) اور روڈس کے سلسلہ میں پی - ڈبلیو - ڈی کو لکھا گیا ہے - ایجوکیشن اور مابقی ڈیمانڈس کے بارے میں متعلقہ ڈپارٹمنٹس کو لکھا گیا ہے کہ ان کی جانچ کرکے پروپوزلس (Proposals) سبمٹ کریں -

Shri Ankush Rao Venkat Rao (Partur): What is the amount allotted for repair of certain wells in the Marathwada as Taccavi loans ?

Shri B. Ramakrishna Rao : So far as the amount is concerned, I will inform the hon. Member, but it has recently been fixed by the Agricultural Department. The Taccavi loans are being granted by the Agricultural Department and I shall place detailed materials and supply the honourable with the answers.

Shri Rajmallu (Luxettipet-Reserved) : How many breached tanks have been repaired ?

Shri B. Ramakrishna Rao : This question, I am afraid, does not arise as a supplementary to the main question, which was with regard to Marathwada only.

شری اننت ریڈی (بالکنڈہ) اون دیہاتوں کے بارے میں جو بمبئی پریسیڈنسی میں ہیں اور جن کو مرہٹواڑہ میں ملا لینے کے متعلق ریپریزنٹیشن کیا گیا تھا اور جس کا ذکر ابھی آنریبل چیف منسٹر نے فرمایا ہے گورنمنٹ اس کے متعلق کیا سوچ رہی ہے؟

شری بی - رام کشن راؤ - یہ سوال میں نہیں سمجھتا کہ سپلیمنٹری کوئسچن کے طور پر ارائز (Arise) ہوسکتا ہے - اگر آنریبل ممبر اسکے متعلق ایک الگ اور مستقل سوال پوچھیں تو میں جواب دونگا -

شری ایم - بچیا - کیا میمورنڈم میں اس کا ذکر نہیں کیا گیا ؟

شری بی - رام کشن راؤ - ان (۹۶) انکلیوڈ ویلجس کے متعلق جو مسئلات در پیش ھیں اون پر غور ہو رھا ھے ابھی کیبنٹ میں اس کا تصفیہ نہیں ہوا ہے اس کے متعلق غور ہو رھا ھے کہ ایا الگ مہال (महाल) بنا کر وھاں کا اڈمنسٹریشن درست کیا جاسکتا ھے یا کیا۔ در اصل جو مشکل وھاں ھے وہ ایک پہاڑی کی وجہ سے ھے جسکی وجہ سے ولیجرس (Villagers) کو اوس کے کراس کرنے میں دشواری ہو رھی ھے ۔ اس لئے اون کو سب تحصیل (Sub-Tahsil) میں کنورٹ (Convert) کرنے کی کوشش کی جا رھی ھے ۔

شری جی - سری - راملو (منتھنی) مرھٹواڑہ کے ڈیپوٹیشن (Deputation) نے جو دیگر مطالبات کئے ھیں وہ کیا ھیں ؟

مسٹر اسپیکر ۔ اس کا جواب دے دیا گیا ھے ۔

Delegation of Bidar Kisans

*2 (14) *Shri M. Buchiah*: Will the hon. Chief Minister be pleased to state:

(*a*) Whether the delegation of Bidar Kisans was assured on 28th March, 1950, of expediting the work of Survey Commission in bringing the land assessment rates in Jagir and Sarf-e-Khas areas to the level of Diwani areas ?

(*b*) If so, how far the assurance has been implemented ?

(*c*) If not, how many villages are yet to be surveyed ?

شری بی - رام کشن راؤ - اس سوال کا جواب یہ ھے کہ ۲۰ - مارچ سنہ ۱۹۵۰ ع کو بیدر کے کسانوں کا ایک ڈیلیگیشن (Delegation) ضرور آیا تھا لیکن بلا لحاظ کسی ریپریزنٹیشن کے جاگیر ابالیشن کے بعد سے گورنمنٹ مسلسل اس بات کی کوشش کر رھی ھے کہ ایکس جاگیر ایریاز (Ex-jagir areas) کا اسسمنٹ (Assessment) دیوانی کے مطابق قائم کیا جائے ۔ جہاں تک بیدر ضلع کا تعلق ھے وھاں کے ایکس جاگیر اور صرف خاص ایریاز کی حد تک اوس وقت کے موجودہ ریٹس (Rates) میں ۲۵ فیصد سسپنشن (Suspension) دیا گیا ھے ۔ دوسرے جزو کا جواب یہ ھے کہ بیدر ضلع میں بندوبست کے سروے پارٹیز بھیجی گئیں تھیں ان کی جانب سے ایکس جاگیر کے (۱۰۴) مواضعات جنکی پیمائش نہیں ہوئی تھی اون کی پیمائش ختم کرلی گئی ھے ۔ اس وقت بیدر ضلع میں کوئی ایکس جاگیر ویلیج ایسا نہیں ھے جس کی پیمائش نہ ہوئی ہو ۔ کلا سیفیکشن (Classification) یعنی پرت بندی وغیرہ کے سلسلہ میں کوئی ویلیج کسی نوبت پر ھے اور کوئی ویلیج کسی نوبت پر ۔ (۳۰) گاؤں میں بندوبست کا کام پورا ہوجانے کی وجہ سے ریٹس (Rates) کا اعلان کردیا گیا ھے ۔ (۲۳) گاؤن کی رپورٹ

گورنمنٹ کی منظوری کے لئے آئی ہے جو ابھی زیر منظوری ہے - (۴۴) گاؤں کی رپورٹ تیار ہو رہی ہے - (۵۷) گاؤں کا کام ابھی رپورٹ تیار ہونے کی منزل تک نہیں پہنچا .. ریسرچ ورک (Research work) چل رہا ہے - ریویژن ورک آئندہ سال لیا جائیگا .. اسکی وجہ سے ایک ہی یونیفارم ریٹ (Uniform rate) بیدر کے سارے ضلع میں مقرر ہو جائیگا۔ تیسرے جزو کا جواب جیسا کہ اوپر کہا گیا ہے ایک گاؤں بھی ایسا نہیں جسکی پیمائش نہ ہوئی ہو -

شری داجی شنکر (عادل آباد) - سروے کمیشن (Survey Commission) کا جو ذکر کیا گیا ہے کیا اوس میں پرائیویٹ ممبرس بھی ہوتے ہیں ؟

شری بی - رام کشن راؤ - میں نے سروے کمیشن کا ذکر نہیں کیا - البتہ سروے پارٹیز (Survey parties) کا ذکر کیا ہے - بندوبست کے صیغہ میں پیمائش کے لئے یہ پارٹیاں قائم ہیں مثلاً پارٹی نمبر (۱) پارٹی نمبر (۲) وغیرہ - میرا مقصد انہی پارٹیوں سے تھا -

شری داجی شنکر - کوئسچن میں سروے کمیشن بتلایا گیا ہے -

شری بی - رام کشن راؤ - کوئسچن میں بتلایا گیا ہے لیکن گورنمنٹ نے سروے کمیشن کے کام کرنے کو قبول نہیں کیا ہے -

Arrears of Land Revenue

*3 (16) *Shri G. Hanumanth Rao* (Mulug): Will the hon. Chief Minister be pleased to state:

(*a*) the amount of land revenue due which has been suspended from time to time since the Silver Jubilee of the Nizam?

(*b*) the portion exemptable?

(*c*) the portion recoverable?

شری بی - رام کشن راؤ - اس میں تھوڑی سی غلط فہمی پائی جاتی ہے - مالگزاری کی وصولی ہر سال کسی نہ کسی وجہ کی بناء پر ہی ملتوی کی جاتی ہے - لیکن چونکہ سلور جوبلی کے زمانہ کا حوالہ دیکر سوال کیا گیا ہے اس واسطے اس کا جواب دیا جاتا ہے کہ نومبر سنہ ۱۹۵۲ع تک مالگزاری کے ایریرس (Arrears) کی جملہ مقدار (۲,۶۷,۵۷,۳۰۹) روپیہ تھی - اس میں سلور جوبلی کے پہلے کے بھی جو ایریرس معاف نہیں کئے گئے تھے وہ بھی شامل ہیں - اس کے علاوہ ایکس جاگیر ایریاز کے جاگیر ابالیشن کے پہلے کے ایریرس بھی اس میں شریک ہیں - اس میں سلور جوبلی کے پہلے ایکس جاگیر ایریاز کے ایریرس بھی شامل ہیں - دوسرے جزو کا جواب یہ ہے کہ (۹۲,۴۴,۵۳۱) روپیہ اگزمپٹ ایبل اماؤنٹ (Exemptable amount)

ہے ... تیسرے جزو کا جواب یہ ہے کہ ریکوری اسل اماؤنٹ (۲,۳۸,۱۲,۸۲۸) ہے - اس میں (۳۳,۳۱,۰۰۰) روپیہ وغیرہاتی بقایا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ اسکے ادا نہ کئے جانے کے کافی وجوہات موجود ہیں مثلا حسابی غلطیاں وغیرہ اور غالباً وہ رائٹ آف (Write off) کردئے جائیں گے -

شری جی - ھنمنت راؤ - اس میں سلور جوبلی کے پہلے کا کتنا ہے اور ایکس جاگیر ایریاز (Ex-jagir areas) کا کتنا ؟

شری بی - رام کشن راؤ - ان دونوں کو سپریٹ (Separate) کرنا دوسرا سوال ہے۔ سوال وصول ہونے کے بعد سررشتہ نے یہ فیگرس (Figures) ورک آوٹ (Work out) کئے ہیں - اگر آنریبل ممبر یہ تفصیل معلوم کرنا چاہتے ہیں تو میں انہیں یہ معلوم کرکے سپلائی کرسکتا ہوں -

شری کے - وینکٹ رام راؤ (چنا کنڈور) کیا یہ بقایا ایکس جاگیر ایریاز کا ہے ؟

شری بی - رام کشن راؤ - اگر آنریبل ممبر یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ایکس جاگیر ایریاز کا بقایا ہے تو ایسا نہیں ہے - ہاں اس میں کچھ حصہ ایکس جاگیر ایریاز سے متعلق بھی ہے -

شری جی - ھنمنت راؤ - کیا ایکس جاگیر ایریاز کا بقایا زیادہ ہے اور دوسرا کم ؟

شری بی - رام کشن راؤ - یہ صحیح نہیں ہے کہ ایکس جاگیر ایریاز کا بقایا زیادہ ہے - بلکہ دیوانی کا بقایا ہی زیادہ ہے -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - سلور جوبلی کے پہلے کا جو بقایا معاف کیا گیا ہے وہ کونسا تھا اور کیوں معاف کیا گیا ؟

مسٹر اسپیکر - پہلے آپ یہ سوال کیجئیے کہ کیا سلور جوبلی کے پہلے کا بقایا معاف کیا گیا ؟

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - (اپا گوڑہ) آنریبل چیف منسٹر نے یہ کہا تھا کہ سلور جوبلی کے وقت کا بقایا معاف کیا گیا -

شری بی - رام کشن راؤ - ہاں سلور جوبلی کے پہلے کا جو بقایا تھا وہ معاف کیا گیا۔ اکونٹس کئے گئے اور کئی لاکھ روپئے بلکہ قریب قریب کچھ کروڑ روپئے جو اس وقت ورک آؤٹ (Work out) ہوئے وہ رائیٹ آف (Write off) کردئے گئے ۔اس کے بارے میں ایک جنرل آرڈر (General order) ہوا ہے - لیکن جن رقومات کے اکاؤنٹس نہیں ہوئے تھے وہ رائیٹ آف نہیں ہوسکے - اور اس کا بقایا چلا آرہا ہے - اور سلور جوبلی کے پہلے کا جو بقایا ہے وہ اسی طرح بتایا گیا ہے -

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ بد قسمتی سے جن لڑکیوں کے اکاؤنٹس نہیں ہوئے تھے وہ معاف نہیں کئے گئے ۔ کیا انہیں معاف کرنے کے بارے میں حکومت سوچ رہی ہے۔

شری بی ۔ رام کشن راؤ ۔ جب اکاؤنٹس مکمل ہو جائینگے تو جنرل آرڈر کے تحت خود بخود اس پر معافی کا حسب ضابطہ عمل ہوگا ۔

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ جو اماؤنٹس (Amounts) اکزمپٹیبل (Exemptable) بتلائے گئے ہیں وہ کس بیسس پر ہیں ۔

شری بی ۔ رام کشن راؤ ۔ یعنی جو وصول کئے جانے کے قابل نہیں ہیں اور جنہیں اکزمپٹ (Exempt) کرنا ہے ۔ اکزسٹ کرنے کے مختلف وجوہ ہیں ۔ سلور جوبلی کے پہلے کے بقایئے اکزمپٹ ہوئے ہیں بعد میں بھی جو اکزمپٹ کئے گئے ہیں وہ اس میں شامل ہیں ۔ میں نے جو دو کروڑ کی رقم بتلائی ہے اس میں یہ دونوں رقمیں شامل ہیں ۔ اکزمپٹ کرنے کے لئے اگر کوئی معقول وجہ ہو تو اکزمپشن (Exemption) کا عمل کیا جاتا ہے ۔

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ کیا ایک دو معقول وجوہ بتلائے جاسکتے ہیں ۔

شری بی ۔ رام کشن راؤ ۔ وجوہات تو بہت سے ہیں ۔ مثلاً اگر پیداوار تلف ہو جائے تو تلف سال کا پنچنامہ کیا جا کر معافی کا عمل کیا جاتا ہے ۔ اور جمعبندی میں اس کا عمل ہوتا ہے ۔ اسی قسم کے بہت سے وجوہ قواعد بندوبست میں درج ہیں ۔

شری پاپی ریڈی (ابراہیم پٹن ۔ عام) سلور جوبلی کو اتنے سال ہو گئے کیا اب بھی وہ اکونٹس مکمل نہیں ہوئے جو اس وقت نہیں ہوئے تھے ۔

شری بی ۔ رام کشن راؤ ۔ ہر ضلع سے ہر سال معافی کے لئے تحریکیں وصول ہوتی ہیں ۔

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ کیا یہ اکاؤنٹس گولڈن جوبلی (Golden Jubilee) تک مکمل ہو جائینگے ۔

(Answer was not given.)

Unstarred Question & Answer

Jagirdars' Buildings

1. (17) *Shri G. Hanumanth Rao*: Will the hon. the Chief Minister be pleased to state:

(*a*) the number of buildings taken over by Government from the jagirdars under Jagir Administrator's letter No. 1159/1166/GS, dated 2nd/4th July, 1951?

(*b*) the names of such jagirdars?

(*c*) details regarding the buildings and their situation ?

(*d*) the purpose for which the buildings have been taken over ?

(*e*) the number of buildings belonging to (1) each of the Paigahs (2) each of the Ilaqas of premier nobles (3) each of the twelve samasthans ?

(*f*) the number of buildings yet to be taken over ?

(*g*) their ownership ?

(*h*) the reasons for not taking them over till now ?

(*i*) the manner in which the buildings taken over in the city of Hyderabad are being used ?

Shri B. Ramakrishna Rao : (*a*) As per Jagir Administrator's letter No. 1151/1166/GS, dated 2nd April, 1951, all the Assistant Jagir Administrators (District Collectors) were required to furnish lists of all such jagir buildings which were utilised by the ex-jagirdars for administrative and public purposes, such as offices, schools, hospitals, etc. and taken over by them, with due emphasis to hand them over to the P.W.D. for their proper maintenance. Districtwise lists received from the District Collectors (Assistant Jagir Administrators) are enclosed herewith, together with an abstract of the jagir buildings and roads taken over by the P.W.D. after the merger.

(*b*) The buildings taken over by the District Collectors were classified Paigah, Ilaqa or Samasthan-wise wherever possible.

(*c*) Most of the buildings were already taken over. Completion reports are awaited from the District Collectors.

(*d*) The buildings owned by the Jagirdars in the City of Hyderabad are in the nature of private properties of the jagirdars and which are being used for their residential purposes. The buildings wherein the Paigah offices were located are at present used for the office of the Accounts Officer, Paigahs and Jagirs, and will be returned to the jagirdars after the said office is wound up and the jagir records are transferred to the Revenue Board.

OFFICE OF THE JAGIR ADMINISTRATOR,

GOVERNMENT OF HYDERABAD

Hyderabad-Dn.

No. 1151 to 1166/GS. *Dated 2nd/4th July*, 1951

To

THE ASSISTANT JAGIR ADMINISTRATORS,

(ALL COLLECTORS)

Subject:—Jagir buildings to be taken over by Government.

I am directed to invite your attention to the proceedings of the Conference of the Civil Administrators convened by the Jagir Administrator at Shah Manzil, on Sunday the 16th October, 1949, in which a decision was taken to the effect that all the buildings which were utilised by the jagirdars for administrative and public purposes such as offices, schools, hospitals, etc. have to be taken over by Government and buildings used for residential purposes will not be taken over. Further, you were requested to prepare the list of all such buildings that have been taken over or proposed to be taken over from the jagirs. It is observed that no such lists have so far been received from you. You are, therefore, requested to see that all such buildings are immediately taken charge of and to send within a month lists of buildings that have already been taken over or proposed to be taken over and those which are in dispute with the jagirdars. It is important that buildings are not only taken over but also maintained properly by the P.W.D. to whom these should be handed over.

Reports have been received that some of the administrative buildings in ex-jagir areas are still in possession of the jagirdars and have not been taken over by the Collectors. Government takes serious view of such default.

This may be treated as very urgent.

Sd.

Jagir Administrator.

No. 1167-1169/GS, dated 2nd/4th July, 1951.

Copy to :

1. The Secretary to Govt., P.W.D.
2. The Secy. to Govt., Revenue Dept.
3. The Secy. Revenue Board, Hyderabad-Dn.

} for information and necessary action.

Sd.
Jagir Administrator.

[*Statement.*

Statement showing the number of buildings and roads taken over by the P. W. D. due to merger of Jagirs

Sl. No.	Division		No. of bldgs. taken over	Miles of Roads Mile	Fur.	Ft.	Remarks
1.	Aurangabad	..	17	..	..	..	
2.	Nanded	..	19	..	..	..	
3.	Bhir	..	..	..	..	..	
4.	Osmanabad	..	27	..	..	..	
5.	Parbhani	..	13	..	..	..	
6.	Mahbubnagar	..	83	120	6	330	
7.	Gulbarga	..	22	1	..	..	
8.	Medak	..	17	..	..	..	
9.	Raichur	..	65	66	2	..	
10.	Bidar	..	57	20	5	330	
11.	Nizamabad	..	15	..	..	..	
12.	Warangal		81	..	..	..	
13.	Karimnagar	..	81	8	4	..	
14.	Nalgonda	..	28	8	5	390	
15.	Adilabad	..	11	2	4	..	
16.	*Hyderabad	..					
			436	223	3	390	

*The SE & Collector, Hyderabad are added for the detailes of this Hyderabad-Dn.

Statement of Roads & Buildings taken over by P. W. D.

Sl. No.	Name of District	Name of Taluq	Name of the Jagir	Details of the building	Purpose for which the building was used — Public or Govt Office
			KARIMNAGAR		
1	Karimnagar ..	Huzoorabad ..	Saddapur ..	Jagir building ..	
2	do ..	Karimnagar ..	Kondapalkal .	do ..	
3	do ..	do ..	Kellad ..	do ..	
4	do ..	do ..	Palampalli ..	do ..	
5	do ..	do ..	Gangapalli ..	do ..	
6	do ..	do ..	Asifnagar ..	1. Tahsil Office ..	Govt. Office.
				2. Jagirdar's House ..	
7	do ..	do ..	Chigurmamidi	1. Jagirdar's House .	
8	do ..	do ..	Metpalli ..	1. Tahsil Office ..	Govt. Office.
				2. Police station House ..	do
				3. Ex-court Office building ..	do
				4. Ex-Tahsildar's House ..	do
				5. Ex-Supdt. of Police House ..	do
				6. Middle school ..	do
				7. Medical Office ..	do
				8. Rest House ..	do
				9. Post Office ..	do
9	do ..	Sircilla ..	Yellareddipet	Jagir building ..	
10	do ..	Sultanabad ..	Peddapalli ..	1. Kotti ..	
				2. Tahsil Office ..	Govt. Office.
				3. Court building ..	do
				4. Post Office ..	do
				5. Hospital ..	do
				6. School ..	do
11	do ..	do ..	Kananpur ..	1. Tahsil Office ..	do
				2. Post Office ..	do
				3. Police station ..	do
				4. School ..	do
12	do ..	do ..	Begumpet ..	1. School ..	do
13	do ..	do ..	Kalwacharla .	2. School ..	do
14	do ..	do ..	Julapalli ..	3. School ..	do
			WARANGAL		
1	Warangal ..	Mulug ..	Mangapet ..	1. Tahsil Office ..	Govt. Office.
				2. School ..	do
				3. Tahsildar residential House ..	do
				4. Dispensary ..	do
				5. Ranger residential House ..	do
				6. Camp ..	do

Statement of Roads & Buildings taken over by P W. D.

Sl. No.	Name of District	Name of Taluq	Name of Jagir	Details of the Building	Purpose for which the building was used — Public or Govt. Office
			WARANGAL (*contd.*)		
2	Warangal	.. Mahbubabad	. Garla	.. 1. Tahsil Office ..	Govt. Office.
				2. Taluqdari ..	do
				3. School ..	do
				4. Hospital ..	do
				5. Police Station ..	do
				6. Post Office ..	do
				7. Guest House ..	do
				8. Munsiff Court ..	do
				9. Old Gadi ..	Public.
3	do	.. Palvancha	.. Palvancha Samasthan	1. Tahsil Office ..	Govt. Office.
				2. Court Office ..	do
				3. Residential Qr. of Tahsildar ..	do
				4. Residential Qr. of Munsiff ..	do
				5. Forest Office ..	do
				6. Residential Qr. of Supdt. of Forest .	do
				7. Residential Qr. of Addl. Dy. Collector.	do
				8. Police Office H. Qr. building. ..	do
				9. Residential Qr. of Police Supdt. ..	do
				10. Police Qrs. (25) .	do
				11. Post Office ..	do
				12. School ..	do
				13. P.W.D. Office ..	do
				14. Hospital ..	do
				15. Doctor's residential Qr. ..	do
4	do	.. Khammam	.. Fort Khammam ..	1. Taluq Office ..	do
				2. Police Station ..	do
			OSMANABAD		
1.	Osmanabad	Omerga	Omerga	1. Tahsil Office ..	Govt. Office
				2. Munsif 's Court ..	do
				3. Jail Building ..	do
				4. Hospital ..	do
				5. Dak Bungalow ..	do
				6. School ..	do
				7. Police Station House ..	do
				8. Tahsildar 's Qrs. .	do
				9. Munsiff's Qrs. ..	do
				10. Police Inspector's Qrs. ..	do
				11. Rest House ..	do
				12. Twelve Qrs. ..	do
2.	do	do	Lohra	1. Tahsil Office ..	do
				2. School ..	do
				3. Munsiff's Court ..	do

Statement of Roads & Buildings taken over by P W.D.

Sl. No.	Name of District	Name of Taluq	Name of the Jagir	Details of the building	Purpose for which the building was used — Public or Govt. Office
			OSMANABAD—(*contd.*)		
3.	Osmanabad	Omerga	Sastur	1. Police Station ..	Govt. Office.
4.	do	Bhoom	Bhoom	1. Tahsil Office ..	do
				2. Post Office ..	do
				3. Police Station House ..	do
				4. School ..	do
				5. Govt. Dispensary	do
				6. Inspection Bungalow ..	do
				7. Munsiff's Court ..	do
5.	do	Latur	Bori	1. Sarkar Wada ..	do
				2. Kachari Govt. Office ..	do
				3. Govt. Hospital ..	do
				4. Gadi of Chincholi Ballalnath ..	Public
			MAHBUBNAGAR		
1.	Mahbubnagar	..	Shadnagar ..	1. Police Station House.	Govt. Office.
				2. Post Office ..	do
				3. Tahsildars Qrs. ..	do
2.	do ..	..	.. Faruknagar ..	1. Middle School ..	do
				2. Civil Primary School ..	do
				3. Civil Dispensary	do
3.	do ..	Wanparthy ..	Wanparthy ..	1. High School ..	do
				2. Police H. Qrs. ..	do
				3. D.S.P's. Office ..	do
				4. Police Station ..	do
				5. Civil Hospital ..	do
				6. Viterinary Ward	do
				7. Compounders Qrs.	do
				8. Isolation Ward ..	do
				9. Post-Mortem Room ..	do
				10. Post Office ..	do
				11. Travellers Bungalow ..	do
				12. Chowdik ..	Public
4.	do ..	..	Nandigaon .	1. Police Naka	Govt. Office.
				2. Primary School	do
				3. Police Station ..	do
5.	do ..	Wanparthy ..	Natyavalli ..	1. Police Naka ..	do
6.	do ..	do ..	Kothakota ..	1. Girls' School ..	do
				2. Police Station ..	do
				3. Post Office ..	do
7	do ..	..	Moligra ..	1. Primary School	do
8	do ..	..	Tadur ..	1. Primary School	do

Statement of Roads & Buildings taken over by P.W.D.

Sl. No.	Name of District	Name of Taluq	Name of the Jagir	Details of the building	Purpose for which the building was used Public or Govt. Office
			MAHBUBNAGAR—(*Contd.*)		
9	Mahbubnagar	..	.. Vancharla ..	1. Primary School	Govt. Office.
10	do ..	..	.. Potipally ..	1. Primary School	do
11	do ..	..	Veltoor ..	1. Primary School	do
12	do	..	Lotpally ..	1. Primary School 2. Police Naka ..	do do
13	do	..	Channaram ..	1. Primary School	do
14	do ..	..	Peddapur ..	1. Primary School	do
15	do ..	..	Chinnagunta - pally	1. Primary School	do
16	do ..	..	Keshampett ..	1. Primary School 2. Primary Girl's School .. 3. Tahsil Office .. 4. Tahsildar Qrs. .. 5. Police Stn. House	do do do do do
17	do ..	..	Pebhair ..	1. Police Naka ..	do
18	do ..	..	Janampet ..	1. Police Naka ..	do
19	do ..	..	Kowkuntla ..	1. Police Naka ..	do
20	do ..	..	Yaperla ..	1. Police Naka ..	do
21	do ..	..	Govaram ..	1. Police Naka ..	do
22	do ..	..	Srirangapoor	1. Dispensary Bldg. 2. Satram Bungalow 3. Compound Wall of Temples .. 4. Site seeing Qrs.	do do Private do
23	do	..	Memiril ..	1. Rameshwar Rao	
24	do ..	..	Madnapur ..	1. Post Office .. 2. Dharam Shala ..	Govt. Office. Public.
25	do	.. Kollapur	.. Kollapur ..	1. Midddle School 2. Police Station .. 3. Record Office .. 4. Munsiff's Court 5. Taluq Office .. 6. Civil Hospital .. 7. Guest Office .. 8. Sub-Jail .. 9. Post Office ..	Govt. Office. do do do do do do do do
26	do ..	..	Gopalpet ..	1. Bus Stop .. 2. Civil Hospital .. 3. Doctor's Qrs. .. 4. Choudi .. 5. Police Station .. 6. Post Office .. 7. Munsiff's Court 8. Munsiff's Qrs. ..	do do do do do do do do

Statement of Roads & Buildings taken over by P.W.D.

Sl. No.	Name of District	Name of Taluq	Name of he Jagir	Details of the building	Purpose for which the building was used — Public or Govt. Office
			MAHBUBNAGAR.—(contd.)		
27	Mahbubnagar	..	Atmakur	.. 1. Middle School ..	Govt. Office
				2. Civil Hospital ..	do
				3. Doctor's Qrs. ..	do
				4. Staff Qrs. ..	do
				5. Police Station ..	do
				6. Post Office ..	do
				7. Munsiff's Court	do
				8. Jail Building ..	do
				9. Tahsil Office ..	do
				10. Taluqdar's Office	do
28	do	..	Shadnagar	.. 1. Tahsil Office ..	do
29	do	..	Shahabad	.. 1. Tahsil Office ..	do
				2. Police Station ..	do
				3. Primary School	do
			AURANGABAD		
1	Aurangabad	..	Dahigaon	Tahsil Office	Govt. Office
2	do	..	Temberni	1. Dak Bungalow ..	do
				2. Hospital ..	do
				3. School ..	do
3	do	..	Pimpri	1. Tahsil Office ..	do
				2. School ..	do
4	do	Khuldabad	Khuldabad	.. Tahsil Office ..	do
5	do	..	Jafferabad	1. Tahsil Office ..	do
				2. Dak Bungalow ..	do
				3. Post Office ..	do
6	do	..	Takli	School ..	do
7	do	..	Asai	Dak Bunglow ..	do
8	do	..	Temberni	1. Tahsil Office ..	do
				2. Stables ..	do
				3. Post Office ..	do
9	do	Ajanta	Ajanta	1. Baradari ..	Public Office
				2. Sarai ..	do
10	do	..	Fardapur	Sarai ..	do
			RAICHUR		
1	Raichur	Gangawati	Anagundi	1. Chintamani Rest House ..	Govt. Office
				2. Pradhan Devdi ..	do
				3. Police Station ..	do
				4. Chawdi ..	do
				5. Hospital ..	do
				6. Chawdi Mallapet .	do
2	do	Lingsugur	Gurugunta	1. Police Station ..	do
				2. Hospital ..	do
				3. Travellers Bungalow	do
				4. Post Office ..	do
				5. Boys High School.	do
				6. Girls High School.	do
				7. Dak Bungalow ..	do

Statement of Roads & Buildings taken over by P.W.D.

Sl. No.	Name of District	Name of Taluq	Name of the Jagir	Details of the building	Purpose for which the building was used — Public or Govt. Office
			RAICHUR.—(*contd.*)		
3	Raichur	Kushtagi	Hulitudar & Menedhal	1 High School	Govt. Office
				2. Hospital ..	do
				3. Dak Bungalow ..	do
4	do	Yelburga	..	1. Tahsil Office ..	do
				2. Medical Dispensary ..	do
5	do	Kopbal	Kopbal	1. Taluqdar's Office .	do
				2. Tahsil Office ..	do
				3. Marketing Office..	do
				4. Organizer's Office	do
				5. Old Record Office	do
				6. Taluqdar's Qrs. .	do
				7. D. S. P.'s Office	do
				8. Police Station ..	do
				9. Police Barracks ..	do
				10. Police Rest House	do
				11. D. S. P's Qrs ..	do
				12. Ploice Naka ..	do
				13. Hospital ..	do
				14. Post-Mortem Room.	do
				15. Additional Judge Court	do
				16. Munsiff 's Court ..	do
				17. Library attached to Judicial Court .	do
				18. Munsiff 's Qrs. ..	do
				19. Jail	do
				20. High School Building ..	do
				21. Primary School ..	do
				22. Customs Office ..	do
6	do	do	Kuknur	1. Police Station House	do
7	do	do	Gingera	1. Naka	do
8	do	do	Munirabad	1. Police Naka ..	do
			PARBHANI		
1	Parbhani	Partur	Partur	1. New Tahsil Office	Govt. Office
				2. Police Station ..	do
				3. Rest House ..	do
				4. Middle School ..	do
				5. Old Munsiff 's Court	do
2	do	Gangakhed	Gangakhed	1. Tahsil Office ..	do
				2. Police Station ..	do
3	do	Sonepeth	Sonepeth	1. Tahsil Office ..	do
				2. Police Station ..	do
				3. Ghadi Ramswargam ..	do
4	do	Basmath	Basmath	1. School Building Siradshapur ..	do
				2. Police Station ..	do
				3. Tahsil Office ..	do

Statement of Roads & Buildings taken over by P.W.D.

Sl No.	Name of District	Name of Taluq	Name of the Jagir	Details of the building	Purpose for which the building was used — Public or Govt. Office
			BIDAR		
1	Bidar	..	Narayankhed	1. Tahsil Office	.. Govt Office.
				2. Court Office	do
				3. High School	do
				4. Hospital ..	do
				5. Dr 's Qrs. ..	do
				6. Post Office ..	do
				7. Police Station ..	do
				8. Forest Office ..	do
2	do ..	..	Humnabad ..	1. Post Office	do
3	do ..	..	Rajeshwar ..	1. High School ..	do
				2. Ayurvedic Hospital	do
4	do ..		Kalyani ..	Post Office ..	do
5	do ..		Chidguppa ..	Post Office ..	do
6	do ..		Doyalkundi ..	Post Office ..	do
7	do ..		Halikhed ..	Post Office ..	do
8	do ..		Chatala ..	Post Office ..	do
9	do ..		Timalgi ..	Post Office ..	do
10	do ..		Narayanpur ..	Post Office ..	do
11	do ..		Devni ..	1. Supdt. Office ..	do
				2. Clock Tower ..	Public.
12	do ..		Ahmedpur villages.	1. Chawdis of ten villages.	do
13	do	.. Nilanga	.. Awadshajahan	Old Tahsil Office	Govt. Office
14	do ..		Korelisherif ..	Police Station ..	do
15	do ..		Tambola ..	Tahsil Office ..	do
			ADILABAD		
1	Adilabad	.. Kinwat	.. Mahore ..	1. Double storied Deodi.	Govt. Office.
				2. Double storied Dharmasala. ..	do
			..	3. One residential House. ..	do
2	do	.. Khanapur ..		1. Tahsil Office ..	do
				2. N.T's Quarters ..	do
				3. Primary School ..	do
				4. Police Station House. ..	do
3	do ..	do	.. Sadarmati ..	1. Inspector's Bungalow. ..	do
				2. Supervisor's Quarters. ..	do
4	do ..	do	.. Penbi ..	Forest Quarter ..	do
5	do ..	do	.. Dastoorabad	Forest Quarter ..	do

Statement of Roads & Buildings taken over by P.W.D.

Sl. No.	Name of District	Name of Taluq	Name of the Jagir	Details of the building	Purpose for which the building was used — Public or Govt. Office
			NALGONDA		
1	Nalgonda	.. Jangaon	. Pembarthi	.. 1. School Building .	Govt. Office
				2. Office Building .	do
				3. Hospital ..	do
2	do	.. do	.. Pesermedla .	Office Building ..	do
3	do	.. do	.. Poachennapet	Police Naka .	do
4	do	.. do	.. Narayanpoor	Office Building .	do
5	do	.. do	.. Bhangipet ..	Office Building	do
6	do	.. do	.. Kalvalpalli ..	Office Building .	do
7	do	.. do	.. Fathashapoor	Office Building .	do
8	do	.. do	.. Goverdhangir	Office Building ..	do
9	do	.. do	.. Komandla ..	Office Building ..	do
10	do	.. do	.. Kolkonda ..	Office Building ..	do
11	do	.. do	.. Kothapalli ..	Office Building ..	do
12	do	.. do	.. Nawabpet ..	1. Office Building ..	do
				2. Hospital ..	do
13	do	.. do	.. Velempala ..	Office Building ..	do
14	do	.. do	.. Salkapoor ..	Office Building ..	do
15	do	.. do	. Buchampet ..	1. School ..	do
				2. Office Building ..	do
16	do	.. do	.. Salvapoor ..	Office Building ..	do
17	do	.. do	.. Konna ..	Office Building ..	do
18	do	.. do	.. Peddakapanthi	Police Naka .	do
19	do	.. do	.. Pulgil ..	Office Building ..	do
20	do	.. do	.. Yelvarthi ..	Office Building ..	do
21	do	.. do	.. Thigul-thurkapalli.	do ..	do
22	do	.. Nalgonda	.. Cherlapalli ..	School ..	do
23	do	.. do	.. Narayanpoor	1. Tahsil Office ..	do
				2. Dalaknama ..	do
			GULBARGA		
1	Gulbarga	.. Tandur	.. Tandur	.. 1. Malgiatu (13) ..	Govt. Office
				2. Hospital ..	do
				3. High School ..	do
				4. Old Gedhi ..	do
2	do	.. Afzalpur	.. Afzalpur	.. 1. Hospital ..	do
				2. Old Tahsil Office ..	do
				3. Police Station House ..	do
				4. New Tahsil ..	do
				5. Police Station ..	do
				6. Club ..	do

Statement of Roads & Buildings taken over by P.W.D.

Sl No.	Name of District	Name of Taluq	Name of the Jagir	Details of the building	Purpose for which the building was used Public or Govt. Office
			BHIR		
1	Bhir	.. Kaij Taluq	.. Deogaon	. Chaodi	.. Public.
2	do	.. do	.. Babalgaon	. Dharmashala	do
3	do	.. do	.. Wadwani	. Post Office	Govt Office
4	do	.. do	.. Lahori	. Gadi	Public.
5	do	. do	.. Kathi	.. Chawdi	.. do
6	do	. do	.. Kalanambe	.. Chawdi	do
7	do	.. do	. Anjanpur	.. Chawdi	. do
8	do	.. do	.. Moha	.. Chawdi	.. do
9	do	.. do	.. Pisperwada	.. Chawdi	.. do
10	do	.. do	.. Nakyari	.. Chawdi	.. do
11	do	.. do	.. Takli	.. Chawdi	.. do
12	do	.. do	.. Pisegaon	.. Chawdi	.. do
13	do	.. do	.. Anjandho	.. Chawdi	.. do
14	do	.. do	.. Kathvada	.. Chawdi	.. do
15	do	.. do	.. Malegaon	.. Chawdi	.. do
16	do	.. do	.. Roethal	.. Chawdi	.. do
17	do	.. do	.. Susi	. 1. Chawdi 2. Kondwada	.. do .. do
18	do	.. Georai	.. Bhogalgaon	.. Chowdi	.. do
19	do	.. do	.. Takli	.. Chowdi	.. do
20	do	.. do	.. Gulaj	.. Custom's Bungalow	. Govt. Office.
21	do	.. Manjlegaon	.. Sirsala	. 1. Tahsil Office 2. Post Office	.. do .. do
22	do	.. do	.. Takerwan	.. Tahsil Office	.. do
23	do	.. do	.. Mangrool	.. Gadi	.. Public.
24	do	.. Mominabad	.. Ghat Nandur	. 1. Tahsil Office 2. Police Naka	.. Govt. Office. .. do
25	do	.. do	.. Dharmapuri	.. Tahsil Office	.. do
26	do	.. do	.. Ujaini	.. 1. Police Naka 2. Tahsil Office	.. do .. do
27	do	.. Bhir	.. Naleondi	.. 1. Tahsil Office 2. Police Station House 3. Chawdi 4. Dharamshala 5. Dak Bungalow	.. do .. do .. Public. .. do .. do
28	do	.. Patoda	.. Raimoh	.. Tahsil Office	.. Govt. Office.

Business of the House

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے ۔ اسپیکر سر ۔ آج ہاؤس میں صرف دس سوالات آئے ہیں ۔ ہمیں جو سمنس (Summons) دئے گئے ھیں ان پر ۱۱ ۔ جنوری کی تاریخ ھے ۔ میں خود حیدرآباد میں تھا لیکن مجھے ۱۲-۱۳ تاریخ سے پہلے یہ سمن نہیں ملا ۔ اضلاع کے ممبرس کو تو ۱۴-۱۵ تاریخ تک سمنس پہنچے ھیں ۔ اور سشن کی تاریخ ۲ ۔ مارچ رکھی گئی ۔ اس اعتبار سے آنریبل ممبرس کو سوالات بھیجنے کے لئے وقت بالکل نہیں ملا ۔ کیونکہ اس کے لئے ۱۵ دن پہلے بھیجنے کی شرط رکھی گئی ھے ۔ اور ممبرس اس مقررہ مدت میں اپنے سوالات بھیج نہ سکے ۔ چنانچہ پی ۔ ڈی ۔ ایف کے چند ارکان کے سوالات آفس نے یہ کہکر رفیوز (Refuse) کردئے کہ یہ مقررہ وقت پر وصول نہیں ہوئے ھیں ۔ میرا کہنا یہ ھے کہ جب آفس خود دیر سے اطلاع دیتا ھے تو اس دیری کی سزا یم ۔ ایل ۔ ایز کو کیوں ملے اور وہ اپنے حق سے کیوں محروم ہوں ۔ آنریبل اسپیکر کو اس مدت میں اگزمشن دینے کا ادھکار ھے ۔ میں یہ کہونگا کہ ہمیں یہ رعایت ملنی چاھئے ۔ اور ۱۰ یا ۱۲ دن کی مدت میں بھی جو سوالات آئے ھیں انہیں قبول کیا جانا چاھئے ۔

دوسری چیز جسکی نسبت میں آنریبل اسپیکر کی توجہ مبذول کرانا چاھتا ہوں وہ یہ ھے کہ ہاؤز آف پیپلز کی بھی یہ پریکٹس (Practice) ھے کہ سشن ختم ہونے کے بعد ھی یا ایک ہفتہ کے اندر آئندہ سشن کی تاریخ اناؤنس (Announce) کردی جاتی ھے ۔ اس سے ممبرس کو بڑی سہولت ہوتی ھے ۔ میں یہ عرض کرونگا کہ آئندہ سشن ختم ہونے کے پہلے ھی یا سشن ختم ہوتے وقت آئندہ سشن کی ڈیٹ (Date) اناؤنس کردیجائے تو بہتر ھے ۔

میں یہ دو چیزیں آنریبل اسپیکر کے سامنے پیش کر رہا ہوں ۔

مسٹر اسپیکر ۔ پہلے جزو کے متعلق میں یہ سمجھتا ہوں کہ یقیناً آنریبل ممبرس کو دقت ہوئی ھے ۔ چند سوالات مدت کا لحاظ کئے بغیر اڈمٹ بھی کئے گئے ھیں ۔ اس سلسلے میں یہ بات بھی ملحوظ رکھنی پڑتی ھے کہ سرکاری طور پر سوالوں کا جواب حاصل ہونے کے لئے بھی کافی وقت ملے ۔ جو سوالات ٹائم کے اعتراض کی وجہ سے اڈمٹ نہیں ہوئے ھیں انکے بارے میں میں یہ کہونگا کہ وہ آئندہ بھی پیش ہوسکتے ھیں ۔

دوسرے جزو کے بارے میں میں بھی یہ چاھتا ہوں کہ جلد سے جلد نکسٹ سشن (Next Session) کی تاریخ اناؤنس کی جائے ۔ آئندہ اس بارےمیں کافی کوشش کی جائیگی ۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے ۔ ایک اور چیز میں آپ کےسامنے رکھنا چاھتا ہوں ۔ وہ یہ کہ ایک سوال اس صراحت کے ساتھ پیش ہوتا ھے کہ فلاں دیہات میں فلاں صاحب کو اوکٹ (Evict) کیا گیا ھے اس کی کیا وجہ ھے ؟ آفس سے اس سوال کو اس عذر کے ساتھ قبول نہیں کیا جاتا کہ اس میں پبلک اسپارٹنس نہیں ھے ۔

مسٹر اسپیکر - اس بارے میں آپ مجھ سے چیمبر میں ملکر دریافت کرسکتے ھیں۔
اس کے لئے میں ھاؤس کا وقت لینے کی ضرورت نہیں سمجھتا ۔

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - میں ھاؤس کا وقت نہیں لے رھا ھوں میں ایک اور
چیز آنریبل اسپیکر کے سامنے لانا چاھتا ھوں - یہاں کی حکومت میں بڑی بڑی تبدیلیاں
ھوئی ھیں - کابینہ کے تین منسٹرس نے اپنے استعفے دیدئے جو قبول کرلئے گئے - ھم
امید کرتے ھیں کہ علحدہ ھونے والے منسٹرس ھاؤس کے سامنے اپنے استعفوں کے وجوہ
کی صراحت کرتے ھوئے اپنا اسٹیٹمنٹ دینگے تاکہ ھاؤس یہ جان سکے کہ کن حالات
میں انہیں منسٹری سے دستبردار ھونا پڑا اور کن حالات میں گورنمنٹ نے انکا استعفاء
قبول کیا

Mr. Speaker : It is for them to make a statement. Under Rule 161 of the Assembly Rules, if any statement is to be made, it has to be made with the consent of the Speaker.

شری جگناتھ راؤ چنڈرکی (باڈگیر - عام) - میں کچھ کہنا چاھتا ھوں ۔

مسٹر اسپیکر - رٹن اسٹیٹمنٹ (Written Statement) دیا جاسکتا ھے۔
اور اسکی ایک کاپی اسپیکر کو دیجانی چاھئے کیونکہ رولس میں یہ ھے :-

'......With the consent of the Speaker.'

کم از کم اسپیکر کو معلوم ھونا چاھئے کہ کیا اسٹیٹمنٹ دیا جانے والا ھے ۔

'What that statement is'?

اگر کوئی منسٹر اسٹیٹمنٹ دینا چاھتے ھیں تو وہ رول (۱۶۱) کا فائدہ اٹھا کر
اسٹیٹمنٹ دسکتے ھیں ۔

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - میں ایک اور چیز عرض کرنا چاھتا ھوں - اسمبلی
سکریٹریٹ کی جانب سے ایک سرکیولر آیا ھے کہ ایم - آر - اے کے ممبرس ھاؤس کے
ممبرس کو مخاطب کرینگے ۔

Mr. Speaker : I think that matter need not be discussed.

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - میں نہیں سمجھتا کہ انہیں اس کا حق ھے - میں
امید کرتا ھوں کہ آئندہ اس طرح اسمبلی کو مس یوز (Misuse) نہیں کیا جائیگا ۔

مسٹر اسپیکر - میں سمجھتا ھوں کہ وہ سکرٹری کی جانب سے نہیں بھیجا گیا ھے ۔

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - اس میں صاف صاف اسمبلی سکریٹریٹ لکھا ھوا ھے۔

Mr. Speaker : I shall look into that.

میرے پاس دوانٹیمیشنس (Intimations) آئے ھیں - ایک یہ ھے۔

"We, the following members of the Hyderabad State Assembly would like to inform you that we will be staying

out of the Assembly House today in protest to the retention of the Nizam as Rajpramukh against the will of the people of the State and to reiterate our demand for the abolition of the very system of Rajpramukh."

اس پر کوئی (۱۵) دستخط ہیں -

ایک دوسرا انڈیمنسن (۳۳) دستخطوں سے آیا ہے - وہ یہ ہے -

"We, the following members of the Hyderabad Legislative Assembly, will be leaving the Assembly Hall today, in protest to the continuation of the Nizam as Rajpramukh against the will of the people of Hyderabad, and to express our demand for the discontinuation of the very system of Rajpramukh."

چونکہ مجھے یہ اطلاع دیگئی ہے اسلئے میں ہاؤس کو اسکی اطلاع دیتا ہوں - یہ درخواست ہے یا نوٹس ہے یا کیا ہے میں نے ان سے بھی پوچھا اسلئے کہ آخر کس پروسیجر یا رول کے تحت انہیں لیا جائے - اور وہ اس کا جواب نہ دے سکے - بہر حال چونکہ ہاؤس کے اسپیکر کی حیثیت سے میرے پاس یہ درخواست آئی ہے اسلئے میں نے ہاؤس کو اس کی اطلاع دی ہے - اس بارے میں بحث کرنے کی ضرورت نہیں -

Presentation of the Report of the Committee of the Privileges in the case of Shri V. D. Deshpande

The next item on the agenda is the presentation of the report of the Committee of Privileges relating to the V. D. Deshpande 's case.

Shri Gopalrao Ekbote (*Chaderghat*): Mr. Speaker, Sir, I beg to present under Rule 224 of the Assembly Rules the report of the Committee of Privileges in the case of Shri V. D. Deshpande, which was referred by the House to the Committee of Privileges. I have already placed the report on the table of the House.

مسٹر اسپیکر - اس پرڈسکشن کی تاریخ بعد میں مقرر ہوگی -

Question of Privilege : re : Notice of Shrimati Rajmani Devi

The next item on the Agenda is the question of breach of privilege given notice of by Shrimati Rajamani Devi.

شریمتی راجمنی دیوی (سرسلہ - محفوظ) مسٹر اسپیکر سری یہ درخواست ھے -
بخدمت جناب آنریبل اسپیکر صاحب حیدرآباد لجسلیٹو اسمبلی

جناب عالی -

میں ذریعہ ھذا اپنے اس ارادے کی نوٹس دیتی ھوں کہ بریچ آف پریولیج (Breach of privilege) سے متعلق ۱۹ - ڈسمبر سنہ ۵۲ء کے حسب ذیل واقعہ کو حیدرآباد لجسلیٹو اسمبلی کے آئندہ سشن کی پہلی نشست میں پیش کروں -

۱۹-۱۲-۵۲ء کو کونسل آف منسٹرس کے خلاف آنریبل سری جی - راجہ رام کی تحریک عدم اعتماد پر رائے لینے کے سلسلہ میں جب آنریبل اسپیکر نے یہ فرمایا کہ اس تحریک کی تائید میں جو آنریبل ممبرس ھوں وہ اپنی جگہ کھڑے ھو جائیں تو میرے اور شیڈیولڈ کاسٹس فیڈریشن کے حسب ذیل چار ممبروں کے سوا باقی تمام آنریبل ممبرس کھڑے ھو گئے - چنانچہ سری مادھو راؤ نرلیکر سری سام راؤ جادھو - سری جیدر راؤ اور شری بی راجہ رام اور میں نو کانفیڈنس موشن (No Confidence) کی تائید میں کھڑے نہیں ھوئے بلکہ ہم اپنی اپنی جگہ بیٹھے رھے اس نوبت پر ھاؤز کے ایک آنریبل ممبر شری جی سری راملو نے ھمارے ووٹ حاصل کرنے کے لئے یہ کہتے ھوئے کینوسنگ (Canvassing) شروع کردی کہ کیوں آپ موشن کی تائید میں کھڑے نہ ھو کر بیٹھے رھے حالانکہ ڈاکٹر امبیڈکر نے ھر موقع پر ھمارا ساتھ دیا کیوں آپ بھی ھماری تائید میں کھڑے نہیں ھوتے اور ھماری مدد نہیں کرتے - اسکے بعد آنریبل ممبر مذکور اور میرے درمیان حسب ذیل تلخ لفظی تکرار ھوئی جس میں اپوزیشن پارٹی کے ایک اور معزز رکن شری ایم بچیا بھی شامل ھو گئے -

" اپوزیشن پارٹی کے ممبر سری جی سری راملو نے کہا کہ کیوں تم لوگ بھی نہیں کھڑے ھوتے - کیوں بیٹھے ھوئے ھو - میں نے کہا کہ تم کو کہنے کی کیا اتھاریٹی (Authority) ھے - اسکے بعد شری جی - سری راملو نے کہا کہ یہ دھوکے باز عورت ھے اسکی باتیں کیا سن رھے ھو پھر میں نے کہا کہ تم کو کیا اتھاریٹی ھے اسکے ساتھ ھی سری ایم بچیا نے کہا کہ پیسے کھالی ھے اسلئے ادھر ووٹ دیدی ھے اس پر میں نے " تمکو کہنے کا ادھیکار نہیں " کہکر خاموش رھی - اتنے میں شری جی سری راملو نے کہا کہ جب ڈاکٹر امبیڈکر ھمارے ساتھ ھیں تو پھر کیوں آپ نہیں کھڑے ھوتے " -

اس لفظی تکرار کے بعد شری جی سری راملو سری اناجی راؤ گوانے کے پاس گئے اور انہیں اپنا اثر و رسوخ استعمال کرنے کے لئے ھموار کیا چنانچہ وہ انہیں ھماری نشستوں کے پاس لے آئے - شری اناجی راؤ گوانے اور شری اننت راؤ شری مادھو راؤ نرلیکر کے بازو بیٹھ گئے اور انہیں ترغیب دی کہ وہ آنریبل اسپیکر سے تحت رول (۵۰) اے- ووٹ

دینے کی اجازت سے متعلق استدعا کریں - مذکور الصدر آنریبل ممبر کے طور و طریق ایوان کے حقوق کی علانیہ خلاف ورزی ھے جس سے مجھ پر سنگین اور توھین آمیز اثرات پڑتے ھیں - یہ عمل نہ صرف آنریبل ممبرس کو اپنی آزاد رائے کے استعمال کے حق سے محروم کرنا ھے بلکہ بحیثیت لیڈر آف سیڈیولڈ کاسٹس فیڈریشن میرے پوزیشن میں غیرمجاز مداخلت ھے - آنریبل ممبران موصوف کی اس فضول اور غیر مجاز مداخلت کا نتیجہ صاف طور پر ظاھر تھا - چنانچہ موشن سے متعلق اس دن جو رائے دھی ھوئی اس پر مخالف اثر ھوا - آنریبل اسپیکر کو یاد ھوگا کہ میں اور میری پارٹی کے ایک دوسرے آنریبل ممبر شری چندر راؤ اپنی پارٹی کے حکم کے مطابق موشن کی مخالفت میں کھڑے ھوئے - دوسرے تین آنریبل ممبرس سری مادھو راؤ نرلیکر شری سیام راؤ جادھو اور شری بی راجہ رام ممبران زیر بحث کی کینویسنگ (Canvassing) اورالتجاؤں کا شکار ھوگئے اور پہلے مرحلے پر ووٹ دینے سے کنارہ کشی اختیار کی - اسکے بعد بھی ان ممبروں کی ووٹنگ کو متاثر کرنے کے لئے ممبران مذکور کی کوشش جاری رھی - ایسا معلوم ھوتا ھے کہ یہ تینوں ممبرس بھی آخر میں انکی کینویسنگ سے مغلوب ھوگئے - چنانچہ رائے دھی اور رائے شماری کے مکمل ھونے کے بعد بھی یہ تینوں آنریبل ممبرس اٹھ کھڑے ھوئے اور یہ کہنے لگے کہ وہ بھی ووٹ دینا چاھتے ھیں - اس پر آنریبل اسپیکر کو ان سے یہ پوچھنا پڑا کہ وہ اس عرصے میں کیا کرتے رھے - آنریبل اسپیکر کے اس بر جستہ سوال کا جواب اس بات کا کھلا ثبوت پیش کرتا ھے اور صاف طور پر ظاھر کرتا ھے کہ ھاؤز میں انکو ممبران مذکور کی جانب سے کافی طور پر متاثر کیا گیا تھا - چنانچہ ان ممبروں کا جواب یہ تھا کہ وہ یہ سونچ رھے تھے کہ ووٹ کسطرح دیں - آخر کار آنریبل اسپیکر کو شیڈیولڈ کاسٹس فیڈریشن کے ان تینوں ممبروں کو اپنے ووٹ کا حق استعمال کرنے کی اجازت دینی پڑی - چنانچہ ان ممبروں نے موشن کی تائید میں ووٹ دئے - ان معزز ممبروں نے نہ صرف اپنے سابقہ فیصلہ سے انحراف کیا بلکہ پارٹی کے حکم اور بحیثیت لیڈر آف دی پارٹی اس ووٹنگ کے سلسلہ میں میرا جو رویہ تھا اس سے بھی اختلاف کیا - آنریبل اسپیکر نے جب اٹھارہ آراء کی اکثریت سے موشن کے ناکام ھونے اور سشن کے اختتام کا اعلان کیا تو میں اسمبلی ھال سے باھر جانے لگی - جوں ھی میں نے ورانڈے میں قدم رکھا ایوان کے آنریبل ممبرس شری جی سری راملو اور شری ایم - بچیا جنکے ساتھ انکی پارٹی کے ایک اور رکن شری گوبند سنگھ (جو اسمبلی کے رکن نہیں ھیں) ساتھ تھے بغیر کسی اشتعال کے مجھے حسب ذیل الفاظ میں گالیاں دینے لگے -

" پچاس ھزار روپیہ لیکر یہ لالچی اور چالباز عورت اودھر ووٹ دی ھے اسلئے یہ بھاری بھاری ساڑیاں پہنتی ھے - یہ سب پیسہ کہاں سے آتا ھے "

ھاؤز کے مذکور الصدر ممبرس اور شری گوبند سنگھ کے طور و طریق اور انکے الفاظ میری طرف سے بلا کسی اشتعال دلانے کے میری توھین کا باعث ھوئے ھیں -

اس سے کسی آنریبل ممبر کو ہاؤز میں اجلاس سے متعلق فرائض کی بجا آوری سے نہ صرف ڈرا دھمکا کر روکنے اور اسکو ستانے بلکہ اس ممبر کی پارلیمانی سرگرمیوں کو متاثر کرنے کا بھی اظہار ہوتا ہے ۔

اس سے ہٹکر بھی کسی ووٹنگ اور اجلاس کے ذریعہ ووٹنگ کو متاثر کرنا بھی ایک سنگین معاملہ ہے جو کسی اجلاس کے ممبروں کے روح انکے رتبہ اور طریق کار کے معیار کو متاثر کرنا ہے جس سے یہ افعال ہاؤز کی توہین کا باعث ہے لہذا اس معاملہ کو مناسب تصفیہ کے لئے کمیٹی آف پریولیجس کے سپرد کیا جائے ۔

شری جی ۔ سری راملو بریچ آف پریولج (Breach of privilege) کے اڈاپٹ کرنے کا طریقہ کیا ہے اور عمل کیا ہورہا ہے میں اسکے متعلق ......

مسٹر اسپیکر یہ درخواست آپکے سامنے پڑھی گئی ہے جس میں بہت سارے الیگیشنس (Allegations) لکھے گئے ہیں جو وضاحت کے ساتھ ہیں اسلئے اسبارے میں مزید بحث کی ضرورت نہیں ہے ۔۔ اب غور طلب صرف یہ ہے کہ رول (۲۱۶) کلاز (۲)

" After the member has asked for the leave of the Assembly to raise the question of privilege, the Speaker shall ask whether the member has the leave of the Assembly. If objection is taken, the Speaker shall request those members who are in favour of leave being granted to rise in their seats, and if 14 members rise, accordingly, the Speaker shall intimate that leave is granted."

کے تحت اب کسی آنریبل ممبر کو اعتراض ہے تو وہ ظاہر کرسکتے ہیں ۔ ۔ ۔

Shri G. Sriramulu : Mr. Speaker, Sir, before asking the leave of the House, will you please give me an opportunity to clarify the position and the conditions that prevailed on that day ?

Mr. Speaker : We are not going to discuss that thing.

Shri G. Sriramulu : I just want to put before the House how things have been conducted so that Members may know the correct position. I also want to make an appeal to my brothers so that they may understand the position in the correct perspective and vote for or against the motion.

Mr. Speaker : There is no provision in the Rules of procedure which allows a member to appeal to the Members and convert their views.

Shri G. Sriramulu : I would like to clarify the actual position.

Mr. Speaker : The hon. Member can state the actual position before the Committee of Privileges.

شری ادھو راؤ پٹیل (عثمان آباد ۔ عام) جسکے مقابلہ میں درخواست دیگئی ھے اسکو جواب کا موقع دیا جانا چاھئے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ رولس میں ایسا نہیں ھے ۔

جو ممبرس اسکی تائید میں ھوں کہ یہ پٹیشن (Petition) پریولیجس کمیٹی (Privileges Committee) کے سپرد کی جائے مہربانی کرکے وہ کھڑے ھو جائیں ۔

(All the Members of the Congress Party stood up in their places)

Mr. Speaker : As there are more than Fourteen Members in favour of referring this petition to the Committee of Privileges this petition is referred to the Committee of Privileges.

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے ۔ مسٹر اسپیکرسر ۔ میں ابتک یہ سمجھ رہا تھا کہ رولنگ پارٹی کے آنریبل ممبرس اوس طرف بیٹھتے ھیں اور اپوزیشن پارٹی کے ممبرس اس طرف ۔ لیکن آنریبل ممبر جنہوں نے یہ درخواست پیش کی ھے اس جانب بیٹھتے ھوئے بھی ایک اھم مسئلہ میں رولنگ پارٹی کا ساتھ دیا ھے اس طرح وہ اپوزیشن کے ممبرس کے ساتھ بیٹھتے ھوئے غلط فہمی پیدا کرنا چاھتی ھیں ۔ لہذا انکو ھدایت کی جائے کہ وہ رولنگ پارٹی کے ساتھ ھی بیٹھا کریں ۔۔ یہاں بیٹھکر ھمکو غلط فہمی میں مبتلا رکھنا مناسب نہیں ھے ۔

شریمتی راجمنی دیوی ۔ میں گورنمنٹ پارٹی کی طرف نہیں گئی تھی بلکہ اس رزولیوشن کے لانے والوں پر وشواس نہیں تھا اسلئے اس سے اختلاف کی ھوں ۔

شری وی۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ ان ھی آنریبل ممبر نے راماؤن پیٹھ میں جا کر کانگریس کے سپورٹ (Support) میں تقریریں کئے ھیں پھر وہ کیا تھا ۔

Mr. Speaker : Order, Order.

شریمتی راجمنی دیوی ۔ آنریبل ممبر کو اس کا ادھیکار نہیں ھے کہ ایسا کہیں ۔

Announcement by the Speaker

Mr. Speaker: I shall now proceed to item No. 4: 'Announcement by the Speaker of the Bills passed by the Assembly during the Third Session, 1952, which have received the assent of the Rajpramukh or the President.'

Thirteen Bills have been passed and assented to by the Rajpramukh or President.

This is the list :

Srl. No.	Title of the Bill	Member-in-charge	Date on which introduced	Date on which passed	Date of the Rajpramukh's or President's assent
1	The Hyderabad Labour Housing Bill	Shri V.B. Raju	11- 7-52	21- 7-52	7-11-52
2	The Sikh Gurudwara Nanded (Amendment) Bill	Shri Jagannatharao Chandarki	18- 7-52	21- 7-52	29-10-52
3	The Hyderabad Children's Protection (Amendment) Bill	Shri Shankerdeo	21-11-52	24-11-52	10-12-52
4	The Committees of Enquiry (Evidence) (Repealing) Bill	,, Digamber Rao Bindu	21-11-52	24-11-52	10-12-52
5	The Hyderabad Civil Courts (Amendment) Bill	,, Digamber Rao Bindu	21-11-52	25-11-52	10-12-52
6	The Hyderabad Compulsory Primary Education Bill	,, Phoolchand Gandhi	21-11-52	3-12-52	18-12-52
7	The Hyderabad Municipal Corporation (Second Amendment) Bill	,, Annarao Ganamukhi	21-11-52	3-12-52	18-12-52
8	The Hyderabad Village Panchayat (Amendment) Bill	,, Annarao Ganamukhi	21-11-52	4-12-52	18-12-52
9	The Hyderabad Contingency Fund Bill	Dr. G. S. Melkote	21-11-52	4-12-52	18-12-52
10	The Hyderabad Land Revenue (Second Amendment) Bill	Shri B. Ramakrishna Rao	3-12-52	8-12-52	22-12-52
11	The Hyderabad Cinemas (Regulation) Bill	,, Digamber Rao Bindu	10-12-52	13-12-52	29-12-52
12	The Hyderabad Agricultural Improvement Fund Bill	Dr. M. Channa Reddy	10-12-52	11-12-52	22-12-52
13	The Hyderabad General Sales Tax (Fifth Amendment) Bill	Dr. G. S. Melkote	10-12-52	12-12-52	29-12-52

Shri Gopi Ganga Reddy : అధ్యక్షా : తమరు నిలబడిఉన్నప్పుడు ఒక మినిస్టరు గారు క్రాస్ (Cross) చేసినారు.

Mr. Speaker: No. answer can be given as the Member has put the question in a language which is not known to me.

شری گو پی ڈی گنگا ریڈی - آپ جس وقت کھڑے ہوئے تھے ایک منسٹر صاحب کراس (Cross) کرکے ہاؤز میں آئے تھے -

Nominations to the Panel of Chairmen

Mr. Speaker: The next item is the nomination of four Members by the Speaker to the Panel of Chairmen under sub-rule (1) of Rule 7 of the Hyderabad Legislative Assembly rules.

I nominate again the following hon. members to the panel of Chairmen :

1. Shri Srinivasarao Ekhelikar.
2. Shrimati Masuma Begum.
3. Shri Sripatrao Kadam.
4. Shri Ananth Reddy.

Nomination to the Committee of Petitions

The next item on the agenda is the nomination of four Members by the Speaker to the Committee of Petitions under sub-rule (1) of Rule 211 of the Hyderabad Legislative Assembly Rules.

I nominate the following to the Committee of Petitions:

1. Shri M. S. Rajalingam.
2. „ Dawar Hussain.
3. „ K. Ramareddy.
4. Smt. Rajamani Devi.

Constitution of the Committee of Privileges

The next item is the constitution of the Committee of Privileges under Rules 218 and sub-rule (1) of Rule 219 of the Hyderabad Legislative Assembly Rules.

I nominate the following to the Committee of Privileges :

1. Shri Gopalrao Ekbote.
2. ,, S. Pratap Reddy.
3. ,, L. B. Konda.
4. ,, Manikchand Pahade.
5. ,, Virupakshappa.
6. ,, Mohamed Ali Moosavi.
7. ,, B. D. Deshmukh.
8. ,, A. Raj Reddy.
9. ,, Udhavrao Patil.
10. ,, G. Rajaram.

Shri Gopal Rao Ekbote will be the Chairman of this Committee.

Announcement re : Elections to the Committee on Public Accounts, Committee on Estimates and Local Advisory Board, Central Railway

Six members shall have to be elected in accordance with sub-rule (2) of Rule 189 of the Hyderabad Legislative Assembly Rules for the Committee on Public Accounts and seven Members to the Committee on Estimates in accordance with sub-rule (1) of Rule 192. The elections to both these committees will be according to the principle of proportional representation by means of a single transferable vote.

Apart from the elections of the above two Committees one member of the Legislative Assembly has to be elected to represent the Legislative Assembly on the Local Advisory Board, Central Railway, Secunderabad, in the vacancy caused by the invalidation of the election of Shri L. R. Ganeriwal by the Election Tribunal.

Elections to the above mentioned will be held on the 7th March, 1953. Nominations in connection with the above three elections may be filed by the Members before 12 noon on Thursday, the 5th March, 1953—that is, day after tomorrow. Time for withdrawal will be till 12 noon on Friday, the 6th March, 1953.

The Minister for Supply (Dr. Channa Reddy) : Sir, May I know the time for polling.

Mr. Speaker : It will be better to have it after the question hour.

Business of the House

شری وی۔ڈی۔دیشپانڈے۔ مسٹر اسپیکر - بل سوو ہونے سے پہلے میں اس چیز کا آپ سے فیصلہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ بلس کا الگ الگ زبانوں میں ترجمہ ہوگا یا نہیں کیونکہ بچھلے بلس بیش ہوکر ایک سال ہوگیا لیکن انکا ترجمہ ابتک نہیں ملا۔ اس سال کے لئے آپکا کیا فیصلہ ہے میں معلوم کرنا چاہتا ہوں -

Mr. Speaker : This question would arise after the Bill is introduced.

شری وی۔ڈی۔دیشپانڈے۔ میں نے جنرل طور پر بلس سے متعلق کہا ہے کہ ابتک ہمیں ٹرانسلیشنس (Translations) نہیں ملے ہیں -

مسٹر اسپیکر - ابھی تو کوئی بل انٹراڈیوس ھی نہیں ہوا ہے -

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے - رولس کے لحاظ سےمیں یہ کلاریفکیشن چاہتا ہوں کہ انکے ترجمے ہمیں ملینگے یا نہیں -

مسٹر اسپیکر - کونسے کونسے بلس ؟

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے - ڈسٹرکٹ لوکل بورڈ بل اور فاریسٹ بل - انکے ترجمے ابتک ہمیں نہیں ملے ہیں اور فاریسٹ سے متعلق بل ہاؤز میں بہت جلد پیش ہونے والا ہے - ڈسٹرکٹ لوکل بورڈ بل جب آئیگا اسکے بارے میں اس وقت سوال پیدا ہوگا - اسبارے میں کیا پوزیشن ہے میں معلوم کرنا چاہتا ہوں -

مسٹر اسپیکر - ہاؤز کونسی کونسی زبانوں میں ٹرانسلیشن چاہتا ہے -

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے - لیڈر آف دی ہاؤز کلاریفائی کریں کہ وہ کونسی کونسی زبانوں میں ترجمہ دے سکتے ہیں -

مسٹر اسپیکر - بات یہ ہے کہ ہندی میں ترجمہ ہونا ضروری ہے

Because that is supposed to be the more common language, and the other three regional languages.

لیکن تین ریجنل لینگویجس کے بارے میں میں اپنے طور پر کسی زبان کو ترجیح دینا نہیں چاہتا چاہے وہ تلنگی ہو - مرھٹی ہو یا کنڑی -

شریمتی شاہجہاں بیگم - میرے خیال میں اردومیں بھی ترجمہ دیا جانا چاہئے -

مسٹر اسپیکر - اردو اور ھندی ایک ھی زبان ھے -

شریمتی شاہ جہاں بیگم - لیکن اگر ھندی دیوناگری اسکرپٹ (Devanagari script) میں ھو تو دشواری ھوگی کیونکہ ھندی بہت سارے آنریبل ممبرس کو نہیں آتی اور میں بھی نہیں جانتی -

شری بی - رام کشن راؤ - ترجمے دینے کے متعلق اس سے قبل بھی گذشتہ سشن میں بات چیت ھوئی تھی اور آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن سے بھی اس بارے میں ڈسکشن ھوا تھا - اس سلسلہ میں ھم ٹنٹیٹولی (Tentatively) اس نتیجہ تک پر پہنچے تھے کہ ھر بل کا ترجمہ تینوں ریجنل لنگویجس - اردو اور فیڈرل لینگویج (Federal Language) میں ھونا چاھئیے لیکن اس طرح ھر بل کا ترجمہ اور اشاعت کا انتظام کیا جائے تو دشواری ھوگی اور سائڈ فینانس پر بھی زیادہ بار پڑیگا - پہلے یہ خیال تھا - لیکن جہاں تک مجھے یاد ھے ڈسکشن کے بعد یہ محسوس کیا گیا کہ جو بل نسبتاً اھم ھوں انکی حد تک تینوں ریجنل لنگویجس اور جو زبان پچھلے زمانے سے سرکاری بھاشا کی حیثیت سے چلی آرھی ھے (یعنی اردو) اور فیڈرل لنگویج (Federal Language) جیسے غالباً عالی جناب نے سجسٹ (Suggest) کیا تھا -) کا ترجمہ کرنا ھوگا - اس طرح جملہ ۲ زبانوں میں ترجمہ کروانے کا انتظام کرنا ھوگا اگر ھاؤز کا کانسس آف اوپنین (Concensus of opinion) یہی ھو - لیکن میں یہ بھی عرض کرنا چاھتا ھوں کہ اس سے فینانس پر بار پڑیگا کیونکہ اگلی ڈپارٹمنٹ کے صیغہ ترجمہ میں نئے لوگوں کو بھرتی کرنا پڑیگا - اس کے لئے براورن کی ضرورت ھوگی - اس سے بڑھکر اور کچھ نہیں ھے - جہاں تک گورنمنٹ کا تعلق ھے میں ضرور یہ محسوس کرتا ھوں کہ اگر ترجمہ صرف انگریزی یا صرف اردو میں بھی دیا جائے تو بعض لوگوں کو اس سے تکلیف ھوگی - لیکن جب اس تکلیف کو دور ھی کرنا ھے تو ظاھر ھے کہ کچھ نہ کچھ خرچہ برداشت کرنا پڑیگا - ریپیل ایکٹس یا چھوٹے بلس جنکے دو چار کلازس ھوتے ھیں انکا ترجمہ غیر ضروری ھے لیکن وھی بہت آسان ھے اور ایک دو گھنٹے میں انکا ترجمہ ھوسکتا ھے - لیکن تکلیف تو بڑے بڑے بلس میں ھوتی ھے اور وھی ھاؤز کو درکار ھیں جیسے کہ ڈسٹرکٹ لوکل بورڈ بل - ایسے بڑے بلس اھم بھی ھوتے ھیں لیکن انکے ترجمہ کی وجہ سے نہ صرف دیر ھوگی بلکہ خرچہ بھی ھوگا - بہر حال جیسی بھی ھاؤز کی رائے ھو اس پر عمل ھوگا مجھے کوئی عذر نہیں ھے - میں نے ریجنل لینگویجس میں ترجمہ کے لئے انتظام کیا ھے چنانچہ لینڈ ریفارمس بل کا ترجمہ ھو رھا ھے - اور مجھے امید ھے کہ جب ھاؤز میں یہ بل ڈسکشن کے لئے آئیگا اس وقت تک اس کا ترجمہ بھی مل جائیگا - لیکن ڈسٹرکٹ لوکل بورڈ بل کے ترجمہ کا کام ابھی شروع نہیں کیا گیا ھے -

مسٹر اسپیکر - کتنی بھاشاؤں میں ترجمہ ھوگا -

شری بی رام کشن راؤ - تلنگی - مرھٹی - کنڑی اور غالباً اردو -

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ ھمارے کہنے کے پانچ سٹے ھیں اور اس میں ایک سنے (انگریزی) کا بھی اضافہ کیا گیا ھے ۔ اسکو بھی نبھانا پڑیگا ۔ ھمارے پاس ابنارمل (Abnormal) حالات ھیں اسلئے خرچہ بھی برداشت کرنا پڑیگا ۔ اگر ھم راج پرمکھ کا خرچہ برداشت کرتے ھیں تو یہ بھی برداشت کرنا چاھئے ۔

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ میں تائید کرتا ھوں ۔

شری بی ۔ رام کشن راؤ ۔ مجھے کوئی عذر نہیں ھے ۔ میں چھ زبانوں میں ترجمہ کا انتظام کرواسکتا ھوں ۔

Mr. Speaker : R. 107 :

"After a Bill has been introduced, or in the case of a Bill published under the proviso to Rule 106, after such Bill has been published, the Bill and the Statement of Objects and Reasons shall be translated into such recognised languages as the Speaker shall deem necessary and such translations shall be published in the Gazette."

اس رول کے تحت بھی یہ ھے کہ جملہ لینگویجس میں ترجمہ نہیں ھوگا ۔ لہذا امپارٹنٹ بلس (Important Bills) کی حدتک ترجمہ کرایاجائے تو ٹھیک ھوگا ۔

Shri V. D. Deshpande : About important Bills.

Mr. Speaker : But then who is to say which Bill is important and which is not.

شری داجی شنکر ۔۔ امپارٹنٹ (Important) اور ان امپارٹنٹ (Unimportant) کا مسئلہ کمیٹی آف بزنس (Committee of Business) میں طے کیا جاسکتا ھے ۔

Legislative Business

Shri B. Ramakrishna Rao : Sir, I beg to introduce L. A. Bill No. I of 1953: the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands (Amendment) Bill, 1953.

Mr. Speaker : L. A. Bill No. I of 1953: The Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands (Amendment) Bill, 1953, is introduced.

Shri B. Ramakrishna Rao : Sir, I beg to introduce L. A. Bill No. II of 1953: The Hyderabad Enfranchisement of Inams Bill, 1953.

Mr. Speaker: L. A. Bill No. II of 1953, The Hyderabad Enfranchisement of Inams Bill, 1953, is introduced.

L.A. Bill No. XLIV of 1952: The Hyderabad Forest Act (Amendment) Bill, 1952.

I do not think the next Bill: The Hyderabad Forest Act (Amendment) Bill, 1952 requires to be translated. Shri K. V. Ranga Reddy will move the first reading of the Bill.

Minister for Revenue Minus Land Reforms & Tenancy, Excise, Forests and Customs Shri K.V. Ranga Reddy: Sir, I beg to move:

"That L. A. Bill No. XLIV of 1952: The Hyderabad Forest Act (Amendment) Bill, 1952, be read a first time".

Mr. Speaker: Motion moved.

مسٹر اسپیکر - میرا خیال ھے بل گئے سنن میں انٹروڈیوش کیا گیا تھا آج اسکا فرسٹ ریڈنگ ہوگا اور کل اسکے اوپر امنڈمنٹس آئنگے -

ایک آنریبل ممبر - اسپکرسر - یہ جنگلات کا بل ھے اور اس کا تعلق کاستکاروں سے ھے اور اسلئے اس کا ترجمہ ہونا ضروری ھے ان لوگوں کو اس کا جاننا ضروری ھے اسلئے اس کا ترجمہ سب لنگویجس میں ہونا ضروری ھے ایسا میں عرض کرتا ہوں -

مسٹر اسپیکر - اس کے لئے میں سمجھتا ہوں کہ ھاؤس کے ارکان کی فہرست تیار کرنی پڑیگی کہ کتنے ارکان انگریزی جانتے ھیں اور انگریزی جاننے والے کتنے ارکان ھیں - پھر اسکے بعد پھر فہرست بنانی پڑیگی کہ کتنے ارکان تلگو چاھتے ھیں اور کتنے مرھٹی اور کنڑی کتنے - اردو جاننے والے کتنے ھیں یہ بھی دیکھنا پڑیگا - کتنے لوگ ایسے ھیں جو انگریزی بھی نہیں جانتے اور اردو بھی نہیں جانتے اگر ممبرس کم ہوں تو ترجمہ کی کاپیاں سائیکلو اسٹائل کرکے دینا ادھک آسان ہوگا - ایسا میرا خیال ھے لیکن اس کا ترجمہ گورنمنٹ کی طرف سے ہونا چاھئے -

شری بی - رام کشن راؤ - یہ صحیح ھے کہ ایک فہرست ہونی چاھئے اور یہ دیکھنا ہوگا کہ کس لینگویج کو جاننے والے کتنے لوگ ھیں اسکے بعد بتاسکتے ھیں کہ کس لینگویج میں کتنی کاپیاں چھپوانے کی ضرورت ھے میرے خیال میں اگر بل چھوٹے چھوٹے ہوں تو انکو ھر لینگویج میں چھپانے کی ضرورت نہیں ھے ممبرس کم ہوں تو اسے سائکلو اسٹائل کیا جاسکتا ھے لیکن اگر بل بڑے بڑے ہوں اور انکا ترجمہ ہو تو میرے خیال میں انہیں سائکلو اسٹائل کرنیکے بجائے چھپانا ھی آسان ہوگا اور اس میں خرچہ بھی کم ہوگا اسمبلی سکریٹریٹ کے لوگ اسبارے میں جانچ کرلینگے -

ایک آنریبل ممبر - سب لینگویجس میں ترجمہ ہونا ضروری ھے -

شری بی - رام کشن راؤ - اگر آپ سب لنگویجس میں ترجمہ چاہتے ہیں تو ہم اس کے لئے بھی تیار ہیں ہمارے لیگل ڈپارٹمنٹ میں اس کے لئے اسٹاف بھی موجود ہے لیکن لیگل ڈپارٹمنٹ میں جو موجودہ اسٹاف ہے اس میں اضافہ کرنے کی ضرورت ہے اور اسکی تحریک گورنمنٹ کے پاس جو منظور ہوچکی ہے لیکن اپائنٹمنٹس ہونے کے ہیں اسکے بیچ میں میں ہاؤس سے یہ درخواست کرونگا کہ چھوٹے چھوٹے جو بلس ہیں جیسے فارسٹ امنڈمنٹ بل ہے اسکو صرف دو ائٹمس بڑھانے کی ترمیم ہے اسکے بارے میں یہ اصرار کیا جائے کہ جبتک اس کا ترجمہ نہوگا تب تک اس کا فرسٹ ریڈنگ نہ کیا جائے تو بڑی مشکل ہوگی اس طرح جو چھوٹے چھوٹے بل آئے ہیں انکو فی الحال ہاؤس مان لے تو سہولت ہوگی - کس طرح کے بلوں کا ترجمہ کیا جائے اسکے بارے میں اگر عالی جناب کوئی ڈائرکشن دینگے تو ہمارے لئے آسان ہوگا اگر ڈپارٹمنٹس بلز کا ترجمہ کرے یہ خیال رہا تو پھر یہ سوال ہمیشہ آئیگا کہ کونسا امپارٹنٹ بل ہے اسکو اگر ہمارے اوپر چھوڑ دیا جائے تو ممکن ہے کہ ہمارا نقطہ نظر کچھ ہو اور ہاؤس کا کچھ اور ہو اسکے لئے اس سلسلہ میں کچھ پروسیجر طے کیا جائے -

مسٹر اسپیکر - پروسیجر کے بارے میں بعد میں طے کیا جائیگا تو میں اب یہ جاننا چاہتا ہوں کہ کیا آپ لوگوں کا یہ اصرار ہے کہ جبتک اس بل کا ترجمہ نہ کیا جائے اس کا فرسٹ ریڈنگ نہو -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - (اپا گوڑہ) ایسا اصرار تو نہیں ہے لیکن پچھلے سشن سے ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ بار بار کہنے پر بھی یہاں جو بلس لائے جاتے ہیں انکا ترجمہ ہمیں نہیں دیا جاتا اسلئے اسکے پروٹسٹ کے طور پر ہم یہ چاہتے ہیں کہ پہلے اس بل کا ترجمہ دیا جائے

مسٹر اسپیکر - تو اب اس بل کا فرسٹ ریڈنگ کیا جائیگا -

శ్రీరామనాథం: ఈ బిల్లుగాని యింకొక బిల్లుగాని ఏ భాషలో తర్జుమా చేయాలనే ధృక్పథం సరిఅయినది కాదని భావిస్తున్నాను.

It is the fundamental right of the members to get the Bills translated into the regional languages.

Mr. Speaker: There is no fundamental right regarding procedure.

لیکن اس کا لحاظ کیا جائیگا -

اب آپ کو حیدرآباد فارسٹ امنڈمنٹ بل کے بارے میں کچھ کہنا ہے تو کہیئے -

شری کے۔ وی۔ رنگا ریڈی - اس بل کے دفعہ ۳۰ کے ضمن (۱) میں صرف اضافہ کرنے کا مقصد ہے - یہ جو پرانا قانون ہے وہ اردو میں ہے لیکن جو دو کلازس بڑھائے ہے ان کے لئے انگریزی زبان رکھنا ضروری ہے - اس کلازس کو اردو میں رکھنا ٹھیک نہ ہوگا - ایک کلاز میں کچھ حصہ اردو میں اور کچھ حصہ انگریزی میں رکھنے کی بجائے یہ طے کیا گیا کہ پورے کلازس انگریزی میں رکھے جائیں - چنانچہ سب کلازس دوبارہ سے غور کیا گیا - پرانے قانون میں کلاز (۳۰) ضمن (۱) کے تحت اے - بی - سی ویسے ہی رکھے گئے ان میں ڈی کا اضافہ کیا گیا ہے اسکے بعد نمبر ۶ کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اس بل کے الف میں یہ کہا گیا ہے کہ زراعت کی زمین کھودنے یا صاف کرنے - ب - مویشیوں کی چرائی - ج - روئیدگی کو صاف کرنے یا جلانے کے لئے -

اسکے بعد اب '' ڈی ،، کا اضافہ کیا جا رہا ہے اسی طرح پرانے قانون میں (۱) تیز ہوا - لڑھکنے ہوئے پتھر - طغیانی اور باد و باراں سے حفاظت کے لئے (۲) ابھری ہوئی ڈھلوان سطح کی وادیوں اور پتھریلی علاقے کی حفاظت کے لئے - پہاڑ وغیرہ کے ٹکڑوں کو گرنے سے روکنے کے لئے - یا ندی یا نالے بن جانے سے روکنے کے لئے یا اراضی پھٹنے سے حفاظت کے لئے یا اس میں ریت کنکر یا پتھر جمع ہونے کے لئے (۳) خزانہ آب دریا یا تالاب کی نگہداشت کے لئے (۴) راستے یا پل ریلوے اور دیگر ذرائع آمد و رفت کی حفاظت کے لئے (۵) حفظان صحت کے لئے اور اب اسکے بعد صرف (۶) کا اضافہ کیا جا رہا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ فار دی کنزرویشن آف اینی فارسٹ (For the conservation of any forest) کا انتظام کیا گیا ہے - باقی سب کلازس پچھلے قانون میں موجود ہیں - تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ سرکار کو ان خانگی جنگلوں سے نقصان پہنچتا تھا اس میں رعایت نہیں ہوسکتی ہے - جنگل کاٹنے کی ممانعت کی گئی ہے - جنگلات کم ہونے کے کارن زمین کا ایروزن (Erosion) ہوتا ہے۔ کانسٹ کی زمین پر پانی بڑتا ہے تو اسکی مٹی بہہ جاتی ہے اسکو روکنے کے لئے جنگلات کا ہونا اور اسے بڑھانا بہت ضروری ہے - اس مقصد سے اس بل میں دو جزوں کا اضافہ کیا گیا ہے - میری گزارش ہے کہ آپ ان ترمیمات کو منظور کریں -

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے - اسپیکر سر ابھی اس اسمبلی کے سامنے فارسٹ امنڈمنٹ بل آیا ہے - اسکے اسٹیٹمنٹ آف آبجکٹس اینڈ ریزنس میں یہ بتایا گیا ہے کہ ملک کی آب و ہوا ٹھیک رکھنے کے لئے ۲۰ سے ۲۵ فیصدی جنگلات کا رکھنا ضروری ہے - اس سے پہلے ہاؤز میں یہ کہا گیا تھا کہ ابھی جو ۱۱ فیصدی جنگلات ہیں وہ ۱۵ فیصدی ہونے چاہئیں - آب و ہوا کے لئے زیادہ جنگلات ہونا ضروری ہے - یہ بات صحیح ہے۔ لیکن ریاست کے جو غریب لوگ جنگل سے لکڑی کاٹ کر اپنا پیٹ بھرتے ہیں انکا کیا ہوگا - میں سمجھتا ہوں کہ ابھی ہم ۲۰ - ۲۵ فیصد جنگلات نہیں رکھ سکتے - ابھی تو ۱۵ فیصد کا معیار کافی ہے - پچھلے ہی سال میں جنگلات کو صاف کرکے کچھ مقامات

پر شیڈولڈ کاسٹس کے لوگوں اور دیگر لوگوں کو اراضیات دی گئی ھیں - بعد میں یہ محسوس کیا گیا کہ جو پالیسی اختیار کی گئی تھی وہ حکومت کی جنگلات بڑھانے کی پالیسی کے خلاف ہے اسلئے بعد میں ان لوگوں کو ایوکٹ (Evict) کیا گیا -
اسی طرح سے اور بھی بہت سے مقامات پر ایسی باتیں ھوئی ھیں - میں نہیں سمجھتا کہ جب ایک پالیسی کے تحت کچھ اراضیات دئے گئے ھیں تو انکو بعد میں چھین کر پھر انکو جنگلات میں شامل کرنا ٹھیک نہیں - لہذا سوال یہ ھے کہ کوئی غلط پالیسی طے ھوئی ھے - پالیسی طے کرتے وقت اسکے بارے میں تمام باتیں سونچنی چاھئے تھیں - یہ اسی وقت سوچا نہیں گیا کہ کن اراضیات کو زراعت کے لئے دیا جائے - جب ایک چیز ایک خاص طبقہ کو ھم دینے جا رہے تھے اسی وقت یہ سونچ لینا چاھئے تھا کہ سماج کے لحاظ سے ھم انکی حالت ٹھیک کرسکتے ھیں یا نہیں - ھمارے سامنے جو سکشن ۳۰ ھے جسکے متعلق گورنمنٹ کی طرف سے نئی ترمیم ھمارے سامنے آئی ھے - اس سلسلہ میں میں جس چیز کی طرف آنریبل منسٹر کو توجہ دلانا چاھتا ھوں وہ راست طور پر اس پالیسی سے تعلق رکھتی ھے - میں یہ ٹھیک نہیں سمجھتا کہ جب جنگلات میں دوسرے اراضیات کو ریزرو (Reserve) کیا جائیگا تو اس وقت شیڈولڈ کاسٹس کے جن لوگوں اور دیگر لوگوں کو زمینات دیگئی ھیں وہ ان سے واپس لے لی جائیں بلکہ میں چاھتا ھوں کہ حتی الامکان یہ کوشش کی جائے کہ یہ جو جنگلات کا سوال ھے وہ انکی زمینات کو قائم رکھتے ھوئے حل کیا جائے - یہ چیز میں آنریبل منسٹر کے سامنے لانا چاھتا ھوں -

ترمیم (ڈی) کے تحت میں یہ لکھا گیا ھے -

" The cutting and felling of trees when such prohibition or regulation appears to the Government to be necessary for the following purposes.......... "

درخت کاٹنے کے سلسلہ میں جو اغراض آپ نے بیان کئے ھیں وہ ٹھیک نظر آتے ھیں لیکن ڈر اس بات کا ھے کہ ویسٹ لنڈ (Waste land) میں جو درخت ھیں انکے سلسلہ میں کس طرح عمل ھوگا - مجھے اسبات کی فکر ھے کہ جو غریب کاشتکار ھیں اور جو اپنے ویسٹ لینڈ (Waste land) میں املی یا دوسرے درخت لگاتے اور انکو بیچ کر فائدہ حاصل کرتے ھیں انکے بارے میں کسطرح عمل کیا جائےگا - یہ مجھے واضح نہیں ھورھا ھے - آنریبل منسٹر صاحب سے میں یہ معلومات حاصل کرنا چاھتا ھوں کہ کتنی ایسی زمین ھے جس پر درخت کاٹنے کے سوال کا اثر ھونے والا ھے - اگر درخت کاٹنے کی اجازت نہ روکی جائے تو ھماری جنگلات بڑھانے کی اسکیم کو نقصان ھوگا - مجھے یہ بتایا گیا کہ جب انٹیگریشن ھوا اس وقت بہت سے جاگیر داروں کے نام پر ایسی پٹہ کی زمینات تھیں جن میں کافی پیمانے پر جنگلات تھے

اور اب یہ سوال حکومت کے سامنے آرہا ہے کہ خانگی جنگلات کوکاٹ کر جاگیرداروں
کا طبقہ فائدہ حاصل کرتا ہے اور حکومت اپنی پالسی کی وجہ سے سمجھتی ہے کہ یہ
درخت نہ کاٹے جائیں تاکہ جنگلات بڑھانے کی اسکیم کو نقصان نہو - یہ بات میرے کان
پر آئی ہے وہ صحیح ہے یا نہیں میں نہیں جانتا یہ جو جھاڑ کاٹنے کی اجازت کی پابندی
لگائی گئی ہے اس کا عمل کہاں ہونے والا ہے ؟ اصل میں اس کا مقصد کیا ہے ؟ اور
کونسے علاقوں میں اس کا عمل ہونے والا ہے یہ معلوم نہوسکا ؟ جہاں زیادہ جنگلات
ہیں وہاں اسکا عمل ہوگا یا مرہٹواڑہ کے اضلاع عثمان آباد بیدر وغیرہ میں ہوگا - کس
علاقہ کو سامنے رکھکر یہ ترمیم لائی جا رہی ہے یہ سمجھنا مشکل ہے - اس ترمیم کو
لانے کی ضرورت کیوں محسوس ہورہی ہے اسکا عمل کہاں ہوگا - کن لوگوں پر ہوگا -
کس حدتک ہوگا - ان ساری باتوں کے امپلیکیشنس (Implications)
سے آج ہم واقف نہیں ہوسکے اور اس سلسلہ میں ہم کوئی معلومات حاصل نہیں کرسکتے -
عام طور پر جنگلات بڑھانے کا جو سوال ہے اس پر کسی کو اعتراض نہیں ہے - لیکن
اس ترمیم کا اثر کن طبقوں پر ہونے والا ہے یہ سمجھنا ضروری ہے - آنریبل منسٹر صاحب
کے سامنے میں یہ چیز رکھونگا کہ وہ اس بات کو صاف کردیں کہ اس ترمیم سے مختلف
طبقوں پر کیا اثر ہونے والا ہے - غریب کاشتکار ، کسان شیڈولڈ کاسٹس یا دیگر
ٹرائبس کے جن لوگوں کے پاس زمین ہے انکے اوپر اگر اس کا عمل کیا جائیگا تو میں
تو کہونگا کہ انکی زمین نہیں لی جانی چاہئے - لیکن اگر حکومت سمجھتی ہے کہ انکی
زمین لینا ضروری ہے تو اسکا عمل کہاں ہوگا اور کسطرح ہوگا یہ جان لینا ہمارے لئے
ضروری ہو جاتا ہے - یہ تمام باتیں میں آنریبل منسٹر صاحب کے سامنے رکھنا چاہتا
ہوں - اسکے بعد ہم یہ جان سکینگے کہ جو ترمیم ہمارے سامنے آرہی ہے بہت ضروری
ہے یا نہیں -

دوسری بات یہ ہے کہ پچھلے سشن ہی میں جب یہ بل انٹراڈیوس کیا گیا تھا
اسی وقت اسکے امپلیکیشنس کو ہم نہیں جان سکے - میں امید کرتا ہوں کہ ہمارے جو
شکوک ہیں انکو دور کیا جائیگا اور جو معلومات ہم چاہتے ہیں وہ انکے جاننے تک
اس بحث مباحثہ کو ملتوی کیا جائے گا -

شری بی - رام کشن راؤ - چونکہ لیڈر آف دی اپوزیشن نے فرمایا کہ گزشتہ سشن
میں یہ بل پیش کیا گیا تھا اس وجہ سے کچھ امپلیکیشنس (Implications)
پیدا ہوگئے ہیں - انہوں نے جیسا کہا کچھ تجویز لانے کے لئے یا امنڈمنٹ پیش کرنے
کے لئے آپ کچھ ٹائم تو دینگے ہی - لیکن اسکو پیش کرنے کا مقصد کیا ہے یہ میں
بتا دینا چاہتا ہوں - مقصد یہ ہے کہ فارسٹ لینڈ (Forest land)
یا ویسٹ لینڈ (Waste land) میں جو بڑے بڑے درخت ہوتے ہیں اون کی غرض
یہ ہے کہ وہ ایروژن (Erosion) کو روکتے ہیں - اور بارش کو اٹراکٹ

(Attract) کرتے ہیں ایسے درخت کاٹنے کی لوگوں کی ٹنڈنسی ہوگئی
ہے - اس ٹنڈنسی (Tendency) کو روکنے کے لئے گزشتہ سشن میں ہم
نے ایک بل لایا تھا - لیکن جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے ایسے گلمہوہ کے جھاڑ جن
کے حقوق کاسکاروں کو دیئے گئے تھے انہوں نے اوس کو مس یوز (Misuse)
کرنا شروع کیا تو اوس کو روکنے کے لئے ہم نے ترمیم لائی تھی - اسی طور پر اس قانون
صحرائی کی دفعہ (۳۰) کے اندر ایک چھوٹی سی ترمیم لانے کا مقصد یہ ہے کہ جہاں
لوگوں کو ایسے درخت کاٹنے کے حقوق ہیں وہاں بارش کو نقصان نہ پہنچے اس ارادے
سے کچھ رسٹرکشنس (Restrictions) عائد کئے گئے ہیں - اور وہ
رسٹرکشنس کیا ہوسکے یہ سکشن (۳۰) میں اس طرح سے بنایا گیا ہے -

" The Government may by notification in the Jarida in order to prohibit or regulate the following matters in a forest or waste land, issue orders to the owners thereof.... ".

اس سے صاف ظاہر ہوگا کہ دفعہ (۳۰) میں ترمیم کا تعلق یا تو ابروژن کے جنگلات سے
ہے یا ویسٹ لنڈ سے ہے یا ایسے لینڈ سے جسے ہم پرمبوک کہتے ہیں - باقی کسی
کاشت کی زمین سے اوس کا تعلق نہیں ہے - کاشت کی اراضیات میں جو چھوٹے چھوٹے
درخت ہیں اون کے بارے میں جو بھی حق قانوناً لینڈ ریوینیو کوڈ (Land Revenue
Code) کے ماتحت انہیں حاصل ہیں وہ تو حاصل رہینگے - اب یہ صاف
ہے کہ اس دفعہ کا اسکوپ (Scope) صرف فارسٹ یا ویسٹ لینڈ تک ہی
ہے - یہ اسکوپ اب کلیر (Clear) ہوگیا ہے -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - اس میں یہ لکھا گیا ہے کہ ویسٹ لینڈ اور دیگر
جنگلات جو ہیں وہ چیاپٹر (۵) کے مطابق پرمپوک نہیں ہیں ایسا میں سمجھتا ہوں -

شری بی - رام کشن راؤ - ویسٹ لینڈ اور جنگلات جنہیں ہم پرمپوک کہتے ہیں
سرکاری پرمپوک نہیں ہے اس میں شک نہیں کہ پرائیویٹ جنگلات اور پرائیوٹ ناقابل
کاشت زمین اور ویسٹ لینڈ کے معنے ہیں (Non-Cultivable land)
اوس کے سلسلہ میں جو اون کے رائیٹس ہیں ان کو ریگیولیٹ (Regulate)
کرنے کا ارادہ ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ پرائیویٹ جائداد پر رسٹرکشنس رکھنے کا
یہ مسئلہ ہے - اسکی ضرورت اس لئے پڑتی ہے کہ فارسٹ ایریا میں بھی کچھ زمین پٹہ
پر دیگئی ہے اور جنگلات کے بیچ میں پرائیویٹ زمینات داخل ہوگئی ہیں - ایسی
حالت میں اگر اون کے رائیٹس اسطرح سے رسٹرکٹ نہ کئے جائیں تو سررشتۂ جنگلات
کو نقصان پہنچتا ہے - دوسری بات یہ ہے کہ پرائیویٹ جنگلات ہوں یا پرائیویٹ ویسٹ لینڈ
ہوں اون میں اگر گورنمنٹ محسوس کرے تو پبلک کے انٹرسٹ (Interest)
میں یا اور کسی طریقے پر جیسے کہ فیلنگ آف ٹریز (Felling of trees) کی

ممانعت کرنے کی گورنمنٹ حقدار ہے ۔ اس دفعہ کے جو ضمن ہیں اون کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کس صورت میں کس قسم کے رسٹرکسنس عائد کئے جاسکتے ہیں ۔ فلنگ آف ٹریز کے سلسلہ میں یہاں اضافہ کیا گیا ہے ۔ کنزرویشن آف فارسٹ (Conservation of forests) کے مقصد سے ہی یہ اضافہ کیا جا رہا ہے جہاں تک اصلی ضرورت کا سوال ہے سررشتہ جنگلات اس کو محسوس کرتا ہے کہ جنگلات کے بیچ میں جو پیڑ وغیرہ ہوتے ہیں اون میں جو لوگ اپنے رائٹس اکسرسائز (Exercise) کرتے ہیں وہ جائز طریقے پر نہیں کرتے ۔ ایسی حالت میں اون پر رسٹرکسن رکھنے کے لئے اس ترمیم کی ضرورت ہے ۔ اسٹاٹسٹکس (Statistics) کے ذریعے یہ چیز کلاریفائی نہیں کی جاسکتی ۔ اس کے علاوہ اورکسی انفرمیسن کی ضرورت ہو تو وہ آنریبل منسٹر فار فارسٹ دینے کے لئے تیار ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اتنا اسکوپ ظاہر کرنے کے بعد امنڈمنٹ کے لئے سہولت ہو جائیگی ۔

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ ویسٹ اینڈ نان کلٹیویبل (Non-cultivable) لینڈس کی ڈیفینشن بتلا دی جائے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس بحث مباحثہ کو آج یہیں پر ختم کیا جائے ۔ کیونکہ سوال جواب میں ہی کافی وقت صرف ہو جائیگا ۔ آج ہی اگر فرسٹ ریڈنگ ہو جائے تو کچھ لوگوں کو یہ بھی شکایت رہیگی کہ انہیں کافی وقت نہیں ملا ایسی صورت میں اگلے وقت جب یہ بل آئیگا تب یہ سمجھا جائے کہ اس کی فرسٹ ریڈنگ ہی جاری ہے ۔ ساتھ ساتھ میں یہ بھی صاف کردینا چاہتا ہوں کہ چیف منسٹر صاحب نے فرسٹ ریڈنگ کے جواب میں تقریر کی ۔ ممکن ہے کہ انہیں پھر تقریر کرنے کی ضرورت پڑے ۔ چونکہ میں نے اسکو یہیں ملتوی کردیا ہے اس لئے وہ اگر اسکے بارے میں جواب دینا چاہیں تو اون کا حق محفوظ رہیگا ۔

ڈاکٹر چنا ریڈی ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ آپ اسمبلی کے ٹائمینگس مقرر کرنے والے تھے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ اب جو ۲ بجے سے ٹائم رکھا گیا ہے وہ گذشتہ سشن کی طرح ہے اور یہ ٹائم اوس وقت ہاؤس سے صلاح کرکے مقرر کیا گیا تھا ابتک میرے پاس کسی آنریبل ممبر کی درخواست نہیں آئی کہ میں اس ٹائم کو بدل دوں جبتک ایسی تجویز نہیں آتی تب تک میں سمجھتا ہوں کہ اس میں تبدیلی کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔

شری بی ۔ رام کشن راؤ ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ میں نے اپنی پارٹی کے دوستوں سے ٹائمینگس کے بارے میں مشورہ کیا ۔ ان کا خیال ہے کہ صبح ساڑھے ۸ بجے سے ایک بجے تک ہر روز کے لئے ٹائم مقرر کیا جائے اس واسطے کہ موسم گرما آگیا ہے اور وہ یہ محسوس کرتے ہیں کہ صبح کا ٹائم بہتر ہے ۔ بہر حال یہ (Concensus of opinion)

شری اناجی راؤ گوانے- ابھی لیڈر آف دی ہاؤز نے اجلاسوں کے لئے صبح کا ٹائم رکھنے کے متعلق اپنی جس رائے کا اظہار کیا ہے ادھر کی جانب سے اور خاص طور پر اس پارٹی کی جانب سے اوس سے اتفاق کیا جاتا ہے ۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے - میں عرض کرونگا کہ اس مسئلہ کو فی الحال ملتوی کیا جائے بعد میں اس کے بارے میں بحث کی جائے تو مناسب ہوگا ۔

مسٹر اسپیکر مجھ کو بھی تو ٹائم ملنا چاہئیے - اس لئے بجائے ۸ تا ۱ کے ساڑھے آٹھ تا ڈیڑھ کا ٹائم رکھنا ہی مناسب ہوگا - بیچ میں آدھ گھنٹہ کا وقفہ دیا جائیگا ۔

شری بی- رام کشن راؤ میرا خیال ہے کہ اگر ساڑھے آٹھ سے ڈیڑھ بجے تک ٹائم رکھا جائے تو آدھ گھنٹہ کا جو وقفہ دیا جاتا ہے اسکی ضرورت نہیں ہوگی اس دوران میں چائے نوشی کی بھی ضرورت نہ ہوگی ۔

ڈاکٹر چنا ریڈی - اگر ہو بھی تو انڈیویجوالی (Individually) پورا کرسکتے ہیں ۔

مسٹر اسپیکر - انڈیویجولی تو پورا کرسکتے ہیں لیکن میرے اسٹاف کو بھی تو وقت ملنا چاہئیے - اگر ساڑھے آٹھ سے ڈیڑھ بجے تک ٹائم رکھا جائے تو ساڑھے گیارہ سے بارہ تک کا وقفہ رہیگا - میں سمجھتا ہوں کہ اس مسئلہ کو ملتوی کرنا ضروری نہ ہوگا -

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے - میرا خیال تھا کہ جیسا کہ پچھلی دفعہ ڈیڑھ دو بجے سے ٹائم رکھا گیا تھا ویسا ہی اب بھی ہو تو بہتر ہوگا - کیونکہ اگر ۸ بجے ٹائم رکھا جائے تو صبح اٹھکر آنے میں دیر ہو جائیگی اور دوسری چیزیں بھی ہیں - بہرحال ہاؤز کی میجاریٹی اگر اس ٹائم کو مناسب سمجھتی ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے - بات در اصل یہ ہے کہ ایم ایل ایز ہونے کے ساتھ ساتھ ہمیں دوسرے فرائض بھی انجام دینے پڑتے ہیں گورنمنٹ کے ممبرس کو بھی اسمبلی کے فرائض کے ساتھ ساتھ دوسرے کام کرنے پڑتے ہیں - لیکن ٹائم ایسا رکھا جا رہا ہے کہ جسکی وجہ سے تقریباً سشن کے زمانے میں گورنمنٹ ڈپارٹمنٹس میں منسٹرس موجود نہیں رہینگے اور کسی کا رپریزنٹیشن کرنا ناممکن ہو جائیگا - اگر صبح کا وقت رکھا جائے تو ایم - ایل ایز اپنی دیگر ڈیوٹیز (Duties) پوری نہیں کرسکینگے - شام کا وقت ایسا ہے کہ ہمیں کوئی ڈیوٹی نہیں رہتی اور ہم اطمینان سے بیٹھ سکتے ہیں اس وجہ سے دو پہر کا وقت اسمبلی کے کاروبار کےلئے موزوں ہوگا - مجھے معلوم ہوا ہے کہ انگلینڈ اور دوسرے مقامات پر وہاں کے ایم - پیز (M.P.'s) اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ دو پہر کا وقت زیادہ مفید ہوتا ہے - اس چیز پر ہاؤز کو سوچنا چاہئیے - اگر اکثریت یہ چاہتی ہے کہ صبح کا ٹائم رہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں - بہر حال میری تجویز سوچنے کے لائق ہے اس لئے اگر کل اس مسئلہ کو تصفیہ کے لئے لیا جائے تو مناسب ہے -

Mr. Speaker : We shall decide this question tomorrow.

Shri B. Ramakrishna Rao : I have no objection.

The House then adjourned for recess till five of the Clock.

The House re-assembled after recess at five of the Clock.

Mr. Speaker in the Chair.

Presentation of Budget

Mr. Speaker : Dr. G. S. Melkote.

The Minister for Finance and Statistics (Dr. G. S. Melkote): Mr. Speaker Sir,

I rise to present to the House the Budget Estimates of Hyderabad Government for the year 1953-54.

It is almost a year since we took charge of administration here and I presented to this House the "interim budget" which had been prepared by my predecessor. This was later revised in deference to the wishes of my honourable friends in this House, and the revised budget proposals were placed before the House in June, 1952. The main features of the revised proposals were :

(1) Substantial reduction in Police expenditure;

(2) Increased allotments for development activities ;

(3) Total abolition of import duties ;

(4) An increase in the rate of general sales tax.

All this was done within a short space of two months.

We had, however, a difficult time ahead as the estimates which were finally passed by the Assembly, envisaged a deficit of Rs. 1·23 crores on revenue account and a huge short-fall of Rs. 5·50 crores on capital account which was expected to be met by obtaining loans from Central Government.

The situation has, however, considerably improved during the last one year and the year 1952-53 is expected to close with a surplus instead of a deficit.

I shall first briefly indicate the results of financial transactions in 1951-52 and then deal with the revised estimates for 1952-53 and budget estimates for 1953-54. In view of the impending change in Currency, the accounts for 1951-52, revised estimates for 1952-53 and budget estimates have all been framed in I.G. Currency.

ACTUALS 1951-52.

As against the revised estimate of Rs. 29·08 crores, the actual revenue receipts in 1951-52 amounted to Rs. 29·87 crores, thus recording an increase of Rs. 79 lakhs. On the other hand the actual revenue expenditure was Rs. 28·19 crores as against the estimated expenditure of Rs. 29·08 crores, thus resulting in a saving of Rs. 89 lakhs. The 1951-52 thus closed with a handsome surplus of Rs. 1·68 crores, which was due partly to fortuitous receipts from customs and collection of certain arrears from Central Government and Central Railways, and partly to postponement of large expenditure on pension contributions to other Governments and payments to Jagirdars.

FINANCE COMMISSION.

As both the revised estimates for the current year and the budget estimates for the ensuing year have been largely influenced by the award of the Finance Commission I shall first explain to what extent our demands have been accepted by the Finance Commission and then proceed with the review of the financial position in 1952-53 and prospects for 1953-54.

The first Finance Commission which was appointed under Article 280 (1) of the Constitution, visited Hyderabad in July 1952, when a detailed memorandum was submitted to them. In this memorandum we had urged the Finance Commission to recommend an increase of Rs. 216 lakhs in revenue gap payment, which had been fixed at an unreasonably low figure of Rs. 116 lakhs.

The Commission were also requested to recommend a financial assistance of Rs. one crore per annum for meeting the current deficits on revenue account.

A further assistance of Rs. 2 crores per annum on revenue account and Rs. 6 crores per annum on capital

account, was requested, in order to enable the State Government to fulfil its commitments under the Five Year Plan. It was also suggested that the former may take one or more of the following forms :—

(*i*) Direct Cash Grant ;

(*ii*) Increase in Income Tax share and a share in Central Excise Duties ;

(*iii*) Permission to continue export duty and surcharges at least during the currency of the Five Year Plan.

The Commission's report which has been accepted by the President and was laid before the Parliament on the 13th February, is now public property. According to this report, the divisible share of Income Tax revenue has been raised from 50% to 55% and States will also receive 40% share of the net proceeds of Union Excise Duties on tobacco, matches and vegetable products. Hyderabad's share has been fixed at 4·5% in the case of Income Tax and 5·39% in the case of Union Excise Duties.

These recommendations take effect as from April, 1952 and consequently the revenue gap payment of Rs. 116 lakhs per annum will now cease and Hyderabad will receive roughly the following amounts in 1952-53 and 1953-54.

	Rs. in lakhs	
	1952-53	1953-54
Share of Income Tax ..	247	238
Share of Union Excise Duties ..	95	95
Total ..	342	333

After deducting the existing revenue gap payment of Rs. 116 lakhs, the net accretion would be of Rs. 226 lakhs in 1952-53 and of Rs. 217 lakhs in 1953-54. Hyderabad will also receive a special grant of Rs. 120 lakhs during the next four years for expansion of primary education as under :—

1953-54	Rs. 20 lakhs
1954-55	Rs. 27 ,,
1955-56	Rs. 33 ,,
1956-57	Rs. 40 ,,

This is all right so far as it goes. But the Finance Commission did not find Hyderabad as a fit case for

grant-in-aid under the substantive portion of Article 275 (1) of the Constitution. The principles recommended for this purpose are (*i*) budgetary needs, (*ii*) self-help by way of tax effort and economy in expenditure, (*iii*) standards of social services, and (*iv*) special obligations. Judged by any of these criteria, Hyderabad has got a very strong case for substantial financial assistance from Central Government.

Nothing has been said about the State's request for permission to continue export duties and export surcharges beyond 1953-54 as their total abolition will result in an annual loss of about Rs. 3 crores with effect from 1954-55, which it is impossible to meet by any alternative taxes within the State field.

REVISED ESTIMATES 1952-53.

Revenue :—The estimates presented to the Assembly in June 1952, provided for a revenue of Rs. 27 · 01 crores, including the anticipated receipts of Rs. 103 lakhs from the proposed special assessment on lands under cash crops. This proposal was, however, later dropped and it was decided to increase the ordinary assessments in the case of taluqas where resettlement had become overdue. This was expected to yield about Rs. 15 lakhs. The final revenue estimates were thus reduced by Rs. 88 lakhs and placed at Rs. 26 ·13 crores.

The revised estimate of revenue now comes to Rs 27 · 91 crores, which means an improvement of Rs. 178 lakhs. The details of the various heads under which increases or decreases have occurred, have been discussed in Finance Secretary's Explanatory Memorandum, which has been separately laid before the House. I shall briefly indicate the main items responsible for this increase.

As a result of the recommendations of the Finance Commission, the Central subvention for 1952-53, is expected to be Rs. 342 lakhs as against Rs. 116 lakhs originally fixed under the financial integration arrangements, thus resulting in an increase of Rs. 226 lakhs.

Export customs and surcharges are expected to yield Rs. 52 lakhs and Rs. 64 lakhs, respectively, more than the original anticipations.

This increase of Rs. 342 lakhs on account of increase in Central subvention and Customs and surcharges has,

however, been partially counterbalanced by short falls of revenue under excise, sales tax and other heads.

Excise auctions have recorded a fall of about Rs. 66 lakhs, while duty on liquor has also gone down by about Rs. 22 lakhs. As the Excise year is from October to September, the loss in 1952-53 will be about Rs. 49 lakhs and the balance will be reflected next year.

The Sales Tax Department is still in the formative stage. Business has also suffered, to a certain extent, on account of fall in prices. The income from this source is, therefore, now expected to be Rs. 193 lakhs as against Rs. 247 lakhs anticipated in the Budget. There is thus a fall of Rs. 54 lakhs under this head.

A Central assistance of Rs. 40 lakhs towards Police expenditure had been assumed in framing the budget estimates. The Government of India have not, however, so far agreed to make this grant. The matter is being pursued.

Similarly the Government of India have not agreed to compensate the State Government for loss of income from countervailing duty on cloth manufactured in local mills, which was abolished at their instance and for which a credit of Rs. 20 lakhs had been taken in revenue estimates.

Receipts from Road Transport Department have also fallen by about Rs. 21 lakhs due to decline in passenger traffic and delay in bringing 100 new buses into operation.

Revenue Surplus in 1952-53 :—As a result of improvement in revenue and savings and postponement of expenditure, the year 1952-53 is now expected to close with a surplus of Rs. 109 lakhs, as against the anticipated deficit of Rs. 123 lakhs.

Capital Expenditure in 1952-53 :—The budget provided for a total capital outlay of Rs. 737 lakhs. The revised estimate is Rs. 722 lakhs, the fall being the result of minor savings under the Tungabhadra Project and the multi-purpose Godavari Valley Scheme.

BUDGET ESTIMATES FOR 1953-54.

Revenue Receipts :—The revenue estimate for 1953-54, on the basis of existing taxes and duties, stands at Rs. 27.90 crores, as against the revised estimate of Rs. 27.91 crores. There is a fall of Rs. 46 lakhs under customs, due to abolition of import duties, and of Rs. 26 lakhs

under export surcharges as the current year's crop is not as good as that of last year. On the other hand the receipts from Land Revenue are expected to improve by Rs. 9 lakhs and R. T. D. earnings by Rs. 6 lakhs. In addition to these, we expect to receive a sum of Rs. 24 lakhs towards arrears of State's share in Central Road Fund allocations and another Rs. 20 lakhs as central assistance for expansion of primary education.

Revenue Expenditure :—The budget estimate of revenue expenditure on standing charges for 1953-54 is Rs. 27·26 crores and another Rs. 96 lakhs have been provided for new items, making a total of Rs. 28·22 crores. There is thus an increase of Rs. 44 lakhs over the revised estimate of Rs. 26·82 crores. Details of these variations have been discussed in Finance Secretary's Explanatory Memorandum. Briefly speaking, there are increases under Irrigation (15 lakhs), Interest, (Rs. 13 lakhs), Contribution to Sinking Fund (Rs. 39 lakhs), Education (Rs. 39 lakhs), Civil Works (Rs. 26 lakhs), Pensions (Rs. 59 lakhs), Payments to Jagirdars (Rs. 38 lakhs), Community Projects (Rs. 14 lakhs).

On the other hand there are savings under Police (Rs. 63 lakhs), Revenue Administration (Rs. 10 lakhs), Food Subsidy (Rs. 25 lakhs), Mansabs (Rs. 16 lakhs) and General Administration, Administration of Justice and Jails (Rs. 13 lakhs).

The new items of expenditure for 1953-54 mainly consist of Rs. 9 lakhs for Land Census and other preliminary arrangements in connection with land reforms, Rs. 14 lakhs for possible losses on food administration, and Rs. 50 lakhs for development schemes under the Five-Year Plan, *e. g.*,

		Rs.
Agriculture	..	4·29 lakhs
Veterinary	..	2·57 „
Co-operation	..	1·63 „
Forest	..	4·29 „
Education	..	25·57 „
Medical & Public Health, and	..	6·86 „
Community Projects	..	5·14 „
		50·35 „

I shall now explain the salient features of expenditure estimates under important heads.

Land Reforms :—In accordance with the under-taking given in the last Session of Assembly, a bill will be introduced in the present Session, which envisages far-reaching land and tenancy reforms. In order to implement these reforms it will be necessary to collect basic data regarding the various types of land holdings, their yields and such other data as is necessary to throw light on the different aspects and implications of the proposed reforms and for which a sum of Rs. 8·86 lakhs has been earmarked in the coming year.

Debt Service.—The interest charges and contributions to Sinking Fund are steadily increasing on account of the fresh loans which are being obtained from the Central Government for carrying out the capital programme under the Five-Year Plan. It is also proposed that the existing scrips of Hyderabad loans which are in Urdu and expressed in Hyderabad Currency, should be gradually withdrawn and replaced by fresh scrips in English which will be expressed in I. G. Currency. A provision of Rs. 1·14 lakhs has been made for this purpose.

Police Expenditure.—While presenting the estimates for 1952-53, I had stated that the target for Police Expenditure in 1952-53 was fixed at Rs. 369 lakhs and that Police Department was making every possible effort to bring down the expenditure to this level. It was then proposed that out of the six battalions of Hyderabad State Reserve Police, three would be disbanded by the middle of 1952-53 which would give a saving of about Rs. 18 lakhs. One battalion was actually disbanded and the other two would also have followed, had the law and order situation shown any further signs of improvement. On the other hand Government was called upon to meet an unprecedented disturbing situation in Hyderabad city itself. The programme for disbandment of the other two battalions had, therefore, to be deferred until some other opportune time. It is now proposed to disband one more battalion in March and another in September, 1953.

No Government likes to waste tax-payers money on unproductive expenditure, much less the Hyderabad Government, which has been passing through great financial difficulties. It must, however, be realized that

internal peace and security has to be maintained at all costs, without which there cannot be any guarantee for an orderly progress of the country.

As a result of the retention of the two H. S. R. P. battalions beyond the originally stipulated time, and certain minor increases under travelling allowances and contingencies, the police expenditure in 1952-53 is now estimated at Rs. 401 lakhs as against the original estimate of Rs. 369 lakhs.

The estimates for 1953-54 have been further cut down and provide for an expenditure of Rs. 339 lakhs as against Rs. 593 lakhs spent in 1951-52 and Rs. 401 lakhs of 1952-53. The figure of Rs. 339 lakhs also includes an item of Rs. 5·68 lakhs for the Civil Police from outside and Rs. 6·51 lakhs for the H. S. R. P. battalion which is proposed to be disbanded next year. When both these items are removed the expenditure on police will be reduced to about Rs. 327 lakhs by 1954-55.

Jails.—The expenditure on jails has also been brought down from Rs. 31 lakhs budgetted for 1952-53 to Rs. 26 lakhs in 1953-54. At the same time the amenities for prisoners have been increased. For instance, improvement of diet, enhanced subsistence allowance, supply of bed sheets to under-trial prisoners, supply of free post cards, installation of radios and loudspeakers, establishment of canteens, etc.

Development Plans

The Five-Year Plan as finalized some time back envisages an expenditure of Rs. 2,069 crores by the Central and State Governments in the Five-Year period distributed roughly as follows :—

	Amounts	Percentages
Transport and Communications	497 crores	24%
Irrigation & Power Projects	561 crores	27·1%
Agriculture and Community Development	361 crores	17·4%
Social Services	340 crores	16·6%

Industry	173 crores	8·4%
Rehabilitation	85 lakhs	4·1%
Miscellaneous items.	52 lakhs	2·5%

The original Five-Year Plan for Hyderabad envisaged a total expenditure of Rs. 40·53 crores earmarkd for Agriculture and Rural Development (Rs. 4·63 crores), Major Irrigation & Power Projects (Rs. 26·97 crores), Industries (Rs. 2·94 crores), Roads (Rs. 1·29 crores) and Social Services (Rs. 4·70 crores). The Central Government had promised to give an assistance of Rs. 10 crores and the balance of Rs. 30·5 crores was expected to be raised locally by means of new loans (Rs. 6 crores), new taxes (Rs. 6 crores), withdrawals from Reserves (Rs. 6·9 crores), and economies in expenditure and other current sources (Rs. 11·6 crores).

The Plan has been under continuous review and it is found that the original Plan will have to be expanded to include certain additional items of expenditure and the expanded Plan would be of the order of Rs. 50 crores. The details of these additional items have to be approved by the Planning Commission.

During the last two years we have received an assistance of about Rs. 6·5 crores from the Centre by way of loans and grants and we were able to find about Rs. 11·5 crores from our own resources. The balance required for the expanded Plan would be about Rs. 32 crores. half of which it may be possible to find from our existing resources and reserves and local taxes and loans. For the balance, we have to look forward to the Centre and hope that the requisite aid would be forthcoming.

Financial difficulties have so far prevented the State Government from implementing the Five-Year Plan according to the original programme. These difficulties still persist and, therefore, we have to proceed very cautiously in undertaking fresh commitments.

A sum of Rs. 73·4 lakhs was provided in the current year's budget for development schemes, out of which Rs. 21·7 lakhs were earmarked for restoration of breached tanks, Rs. 17·5 lakhs for Development under Tungabhadra Project, Rs. 8·5 lakhs for Harijan Welfare, and

the balance of Rs. 25·7 lakhs was intended for taking up at least a portion of 2nd year's programme under Education, Medical & Public Health, Veterinary, Co-operation and Industries.

Out of these, it was possible to release only about Rs. 25 lakhs for Tungabhadra Development, Harijan Welfare, Education and Medical & Public Health activities, due to financial stringency and uncertainty of the financial aid from the Centre as a result of Finance Commission's findings.

I shall now briefly indicate the progress of expenditure on individual items under the Plan.

Agriculture.—The Plan envisages a total outlay of Rs. 3·46 crores on Agriculture. Rs. 49·70 lakhs have been provided in 1953-54 for well-irrigation, supply of oil-engines and pumps, distribution of improved seed, ammoinum sulphate, groundnut cake, and paddy mixture, control of pest diseases, etc. In addition, there are several schemes of agricultural research. Some of them are being run exclusively from State funds while others are receiving aid from the Indian Council of Agricultural Research, Indian Cotton Committee, Indian Sugarcane Committee and Indian Oilseeds Committee.

A further sum of Rs. 4·29 lakhs has been provided in the next year's budget for taking up new schemes under the Five-Year Plan and, the department proposes to utilize it for a soil survey unit, Kumpta cotton scheme, development of Himayatsagar Farm, and research schemes for sugar, maize, etc. Thus in all, a sum of Rs. 50·99 lakhs has been provided for the various schemes of Agriculture Department.

Veterinary.—A sum of Rs. 2·6 lakhs has been provided in 1953-54.

Co-operation.—A provision of Rs. 1·29 lakhs is being made in 1953–54.

Forest.—Next year's budget provides Rs. 4·3 lakhs for conservation and afforestation.

Education.—A sum of Rs. 3·44 lakhs only could be released during the current year. The department was also able to effect substantial savings in its existing

budget. The year 1952-53 was mainly devoted to consolidation of new schemes of expansion that had been taken up in previous years. The Basic Education Centres at Bhiknoor and Mominabad, the Domestic Science Training College for Women and the School of Music and Dance were raised to their full-fledged status. Similarly, additional classes were opened in 170 Primary and 70 Middle Schools, raising their status to Lower Secondary Schools and Higher Secondary Schools, respectively.

The Primary Schools in the Community Project Areas and in places contiguous to the Basic Education Training Centres are being converted into Basic Schools. A Basic Education Training Centre is also being opened with Kannada medium at Yermarus, Raichur.

Technical Education.

The Committee of Experts which was appointed to report on the expansion of Techincal Education in Hyderabad in general and the establishment of a Polytechnic in particular have completed their work and have submitted a report which is under consideration of Government. Meanwhile some of the recommendations of the Committee which did not involve financial implications have been implemented. The Government Technical College has been reorganised to provide a three years' post-matriculate diploma course in the branches of Mechanical Engineering and Electrical Engineering separately. Instruction in various types of crafts has been pooled in the Central Crafts Institute located in Mallepalli lines. A Technical High School in English and Telugu media has been started in Secunderabad. The School of Arts has been reorganised and will now provide diploma courses in Painting, Sculpture, Commercial Art, Design and Architecture.

Primary Education.

A landmark in the sphere of primary education was the placing of the Hyderabad Compulsory Primary Education Act on the Statute Book.

Scholarships.

No fresh overseas scholarships or deputations were sanctioned this year. A scheme of giving scholarships for higher studies in institutions in India, which provide instruction in higher scientific and technological subjects has been sanctioned.

Grants-in Aid.

With a view to encourage private institutions, the rules for grant-in-aid have been revised and made uniformly applicable to all institutions. An additional sum of 1·71 lakhs was given for this purpose this year which will be raised to Rs. 3 lakhs next year. Grants are also being given to private colleges and a sum of Rs. 1 lakh was re-appropriated for this purpose from the grant for foreign scholarships.

Future schemes.

The Education Department has plans of large scale expansion of Primary Education by opening voluntary aided schools, 2-teacher schools and full-fledged primary schools in villages with a population of 500, 1,000 and over 1,000 respectively. With a view to avoid wastage by the pupils lapsing into illiteracy at the end of the primary education, steps are being taken to convert existing primary schools in bigger villages into Central Primary Schools, where instruction is imparted up to the seventh class. Side by side the existing Primary Schools in areas, where facilities for land and water are available, are being converted into Basic Schools as and when trained teachers are available.

In the sphere of Technical Education, the recommendations of the Committee of Experts which are under examination of Government will be implemented by providing additional equipment to the Government Technical College, which is proposed to be converted into a Ploytechnic. Simultaneously, it is proposed to open Central Technical Institutions in important places in the districts where provision will be made for courses leading to H.S.C. (Tech.) and instruction will be imparted in various crafts including smithy and workshop practice in order to train fitters and mechanics for agricultural implements in use in rural areas.

The budget estimates for 1953-54 provide a total sum of Rs. 4.76 crores, including additional grants of Rs. 25.(lakhs which will be utilised as follows :—

1.	Primary Education	Rs. 20 lakhs.
2.	Secondary Education	Rs. 3·4 ,,
3.	Technical Education	Rs. 86,000
4.	Grants-in-aid	Rs. 1·3 lakhs

Medical & Public Health.—The Budget for 1952-53 provided Rs. 6·9 lakhs for new schemes of Medical and Public Health Departments, out of which Rs. 6·16 lakhs were sanctioned for the following schemes :—

		Rs.
1.	Princess Niloufer Hospital ..	1,80,000
2.	Hostel accommodation for Midwives, Dayas and Health Visitors at various hospitals .	34,000
3.	Stipends to Nurses, Health Visitors, etc.	30,000
4.	Establishment for motor cars supplied by U.N.I.C.E.F. ..	45,000
5.	Establishment of 22 Rural Health Units	67,000
6.	B.C.G. Vaccination	1,92,000
7.	Other items	68,000
		Rs. 6,16,000

The estimates for 1953-54 include a special provision of Rs. 6·86 lakhs for undertaking some more new schemes next year. Out of this, Rs. 4·29 lakhs have been earmarked for Medical Schemes and Rs. 2·57 lakhs for Health Schemes.

Development in Project areas.—The development work has been going on for some time in the area under the Nizamsagar and Laknavaram Projects. The work on the Tungabhadra Project has also been taken up so that necessary land may be ready as soon as water is let out from the Project early next year.

A provision of Rs. 12·9 lakhs has been included in the next year's budget for development work under the Nizamsagar Project which envisages colonisation, establishment of agricultural farms, co-operative societies, veterinary aid, construction of roads, etc. A similar provision was made in the current year's budget also.

As regards the Tungabhadra Project, a provision of Rs. 17·5 lakhs was included in the budget for 1952-53, out of which Rs. 6·9 lakhs were spent on the rehabilitation of the displaced persons and the balance could not be

released due to financial stringency. The budget estimate for 1953-54 provides Rs. 21·4 lakhs to be utilised partly for the remaining work on rehabilitation of the displaced persons and partly for the development of the Ayacut. The schemes drawn up in this connection envisage preparation of land, construction of field channels, establishment of agricultural demonstration plots, supply of tractors for the rehabilitation centres, construction of roads, import of livestock, formation of co-operative societies, etc.

Community Projects.—There is a country-wide programme for establishment of Community Projects and Development Blocks in order to organise the village population according to a well-planned pattern providing necessary facilities for their proper development with the ultimate object of raising their standard of living and providing them with the essential amenities of life. A group of 100 villages is selected for development and designated as a Development Block, and 3 such blocks constitute a Community Project. The total expenditure on one Community Project for 3 years is estimated roughly at Rs. 65 lakhs and on this basis, the total cost of the two Projects and one Block allotted to Hyderabad would be Rs. 1.51 crores, out of which Rs. 28 lakhs are required to be provided by the State Government and the balance of Rs. 1.23 crores will be given by the Central Government by way of loans (Rs. 69 lakhs) and grants (Rs. 54 lakhs).

A provision of Rs. 4.29 lakhs was made in the current year's budget to meet the State's share of expenditure. The work was started on the 2nd of October 1952 and is satisfactorily progressing. A provision of Rs. 12·9 lakhs has been included in the next year's budget for carrying out the State's part of the programme next year. It is expected that the Centre's share would be received to the full extent.

A further provision of Rs. 5·14 lakhs has been included in the next year's budget for three more Blocks out of which at least one will be located in the Marathwada area.

Minor Irrigation Works:—The original Five-Year Plan makes a provision of Rs. 70 lakhs for Minor Irrigation Works. This has since been revised and raised to Rs. 208 lakhs. Against this, the Government of India sanctioned

a loan of Rs. 35 lakhs for the current year for repairs and restoration of breached tanks and canals, half of which is expected to be utilised in the current year and the balance has been provided in the next year's budget. A further loan of Rs. 38 lakhs was sanctioned by the Government of India for restoration of breached tanks and canals in Mahboobnagar district where considerable damage was caused on accout of heavy rains. The work is in progress and it is expected that about Rs. 10 lakhs will be utilised in the current year. A further sum of Rs. 17 lakhs has been included in the next year's budget for this purpose. The total amount to be expended on these schemes in 1953-54 stands at Rs. 35 lakhs.

Harijan Welfare:–A special provision of O.S. Rs. 8.57 lakhs was included in the current year's budget for various activities connected with the welfare of Harijans. Out of this Rs. 6·86 lakhs were released for sinking of wells, acquisition of land for house-sites, supply of hutting materials, establishments of small scale industries, grants-in-aid, etc. The Budget Estimate for 1953-54 includes a provision of Rs. 6·86 lakhs for the above purpose.

Revenue Deficit and Proposals to meet it

The Budget Estimates for 1953-54 thus provide for a total revenue expenditure of Rs. 28·22 crores as against the anticipated receipts of Rs. 27·90 crores from the existing taxes and duties. There is thus a revenue deficit of Rs. 32 lakhs, out of which about Rs. 12 lakhs are expected to be covered by new taxation measures, which I shall presently describe, and the balance of Rs. 20 lakhs will be met by withdrawals from reserves.

The present rate of Sales Tax on petrol in Hyderabad is only O.S. 3 annas per gallon. It is proposed to charge I.G. 3 annas per gallon with effect from 1st April, 1953. This is expected to yield an additional revenue of Rs. 2·14 lakhs.

The second proposal relates to the various taxes, fees, etc., under the Motor Vehicles Rules, which are low in Hyderabad, compared to other parts of India. It is proposed that with effect from 1st April, 1953, the rates of these taxes fees, etc., should be fixed at the same figures in I.G. currency. This is expected to give Rs. 1·72 lakhs,

My third proposal is to levy a cess on sugarcane produced in the State and crushed in local factories. The total quantity of such sugarcane is estimated at 4 lakhs tons and, at I.G. Rs. 2 per ton, it will yield a revenue of Rs. 8 lakhs. The rate proposed is low as compared to the rates obtaining in other States.

All these are very minor items and the extra burden on the public, if any, would be insignificant.

CAPITAL OUTLAY

The capital programme for 1952-53 was limited to the carrying out of the works which were already in progress. The Budget Estimates for 1953-54 provide for a total capital outlay of Rs. 6·87 crores, out of which Rs. 3·99 crores are for irrigation projects, Rs. 1·07 crores for the multi-purpose Godavari Valley Scheme, Rs. 58 lakhs for electricity schemes, Rs. 55 lakhs for buildings and roads, Rs. 25 lakhs for grants to local bodies, etc., and Rs. 43 lakhs for industrial housing.

The Tungabhadra Project has reached a fairly advanced stage. The dam is nearing completion and is expected to be completed by June, 1953. Work is also going on on the first 54 miles of canal, and it is expected that it would be possible to let out water for irrigating about 6,000 acres during the next agricultural season.

The total acreage under Tungabhadra Project is of the order of 4½ lakh acres which, when fully brought under the plough, will go a long way in solving the food problem of our State.

There is a proposal to link up the Ramagundam Thermal Power Station with the Hyderabad Station, in order to meet the growing load that has already developed and which will develop in future. The main problem is, however, that of funds. The Planning Commission, who were consulted seem to be favourably impressed with the proposition and it is hoped that they would help the State in carrying out this plan.

Another notable item in the capital programme is the Industrial Housing Scheme. The original Plan was to spend Rs. 30 lakhs out of which Rs. 20 lakhs were to be provided by the Central Government as a loan and the

balance of Rs. 10 lakhs was to be met by the State. The scheme has now been revised and the Central Government have sanctioned an amount of Rs. 37 lakhs, half of which is to be treated as grant and the remaining half as loan. Another Rs. 6 lakhs have been contributed by the State, and thus a sum of Rs. 43 lakhs has been provided for the scheme for 1953-54.

Three hundred two-room tenements at Mushirabad have already been completed under the original scheme. Further 80 single-room tenements at Mushirabad, 200 at Chikadpalli and 155 at Sanatnagar are being constructed through the agency of Labour Co-operatives.

PUBLIC DEBT

Public Debt of the State, which stood at Rs. 50·32 crores at the end of last year, now stands at Rs. 53·85 crores after taking into account the various loans sanctioned by the Central Government, including the loan of Rs. 3·5 crores granted in connection with the Five-Year Plan.

CASH BALANCE AND WAYS AND MEANS

The year 1952-53 opened with a cash balance of Rs. 14·01 crores, and is expected to close with a balance of Rs. 12·36 crores including Rs. 1·96 crores locked up with London Banks, and about Rs. 7·5 crores payable to the Central Government towards pre-integration liabilities of Federal Departments and current receipts under Central heads arising in the State. The question of allocation of public debt and current liabilities under financial integration arrangements is still pending final settlement between the Centre and the State Government and is expected to be decided early next year.

The real effective cash balance available with the State at the beginning of the next financial year would thus be about Rs. 2·90 crores. Further next accretions on capital account next year are expected to be Rs.1·20 crores while capital outlay in 1953-54 would be of the order of Rs. 7·37 crores, and a further sum of Rs. 1·20 crores, will be required as working balance with the Reserve Bank of India and Treasuries. There will thus be a deficit of Rs. 4½ crores on capital account in 1953-54, which is proposed to be met by obtaining necessary loans from the Central Government.

Economic Conditions

I shall briefly review our progress in the field of agriculture, food, industry, labour relations, employment and cost of living.

Agriculture

There was a general increase in the acreage of principal crops but the production was far from satisfactory in the Kharif season of 1952 on account of the regular south-west monsoon having started later than usual, and the total rainfall was also substantially less than in the corresponding season last year.

Food Situation

The year 1952-53 witnessed considerable imporvement in the food situation all over the country, including Hyderabad State, despite natural calamities and famine conditions which occurred in some of the States. Consequently there were changes in the food policy of the Government of India and Hyderabad fully co-operated with them in the implementation of these changes from time to time.

The food situation has eased and bans on inter-village movement of foodgrains within a district have been removed; while in the case of millets movement has been allowed throughout the State, except for a 10-mile belt on the Bombay borders.

Rationing.—Informal and statutory rationing in the districts has been abolished and Fair Price shops have been kept on to avoid any sudden dislocation in supplies. In the cities of Hyderabad and Secunderabad, where statutory rationing continues, a system of licensed dealers has also been introduced, side by side with the ration shops. These dealers are allowed to purchase stocks from the surplus areas and sell them in these cities. Card-holders are allowed to purchase stocks, either from the ration shops or from the licensed dealers, on cancellation of their cards.

Prices.—The withdrawal of subsidy by Government of India and almost simultaneous increase in the shipping tariff resulted in an increase in the prices of

imported foodgrains. Consequently the issue prices of grains, such as rice and wheat, chiefly consumed by the well-to-do classes, were raised, while those of millets, forming the food of the poor man, were left untouched.

Price of rice had to be further revised early in November 1952, when import of larger quotas of rice than originally planned, became necessary with the enhancement of rice quantum in the cities of Hyderabad and Secunderabad. As a result of increased imports of overseas at higher prices, the food losses in 1952-53 have risen from Rs. 12·86 lakhs to Rs. 38·57 lakhs.

The Central Foodgrains (Licensing and Procurement) Order, 1952, was extended to Hyderabad with effect from 31st July, 1952. The information received so far shows that in the districts 3,475 retail and 11,661 wholesale licences have been issued. The licence fees collected are being credited to a Fund called the 'Agricultural Improvement Fund.' The extension of the Foodgrains (Licensing and Procurement) Order, and the jawar conserved as a result of the decontrol policy helped Hyderabad in exporting about 17,500 tons of jawar to the neighbouring States of Bombay, Madras, and Mysore. The export of further quantities is under contemplation.

Textiles.—Slump conditions having set in by the beginning of the period under review and greatly reduced the demand, all varieties of cloth began to accumulate. Government of India, therefore, decided to decontrol Dhoties, Sarees, Mulls, etc., with effect from 1-10-1952. Enough stocks of all varieties of cloth are now available in the Bazar and some varieties are sold at rates lower than the previous controlled rates. In the case of yarn, although there has been no decontrol, its availability in the local market has greatly imporved and no immediate shortage is apprehended. Owing to the abolition of customs duty, the prices of cloth and yarn have been correspondingly reduced.

Licences are now freely issued to all those who apply for the same so that those desirous of entering the business could be allowed to do so.

INDUSTRY

5. In the industrial sector, the progress shown in 1951 over the results of 1950 was in general maintained.

In fact in 1952 (January to December), coal production, as compared to 1951, was better by 1·65 lakh tons, sugar by 2,000 tons, cotton yarn by 3·0 lakh lbs., cotton piece-goods by 22·0 lakh lbs. and paper by 8,000 cwts. Among the major industries, there was a set back in cement industry where production declined by about 48,000 tons. This was largely due to difficult labour conditions in cement industry.

Among the small-scale and cottage industries, the position of handloom weavers continued to be somewhat difficult due to inadequate supply of raw materials and general slump.

In 1952-53, the Industrial Trust Fund advanced loans to the extent of Rs. 12·56 lakhs to various local industries. In addition to this, Government also advanced Rs. 16 lakhs to the Singareni Collieries, Rs. 50 lakhs to the Sirsilk Ltd. and Rs. 11 lakhs to the Gold Mines. The Budget Estimates for 1953-54 provide Rs. 24 lakhs for loans proposed to be advanced to industries next year.

Although the progress has been encouraging last year, it is not safe to assume that the same would continue in future also. There are two factors which seem to stand in the way and which need to be attended to immediately in case the industrial progress of this State is to be maintained. The first is the urgent demand for both fixed and working capital. The Government through the I.T.F. have done a lot in the past to meet this demand. Even now in spite of serious limitations on their resources, they are prepared to assist the consolidation and expansion of industries, on business lives, to the extent practicable, through the Industrial Finance Corporation. But it is for local industrial and financial enterprise to come forward and meet this demand in the main. This is necessary both in their own interests and in the interest of the country. Otherwise a part of the industrial capital already invested may be wasted or lost, as has been the case in the last two or three years due to the closure of several industrial concerns. The second disturbing factor is the friction between the employers and the employees in the industries. It serves no purpose to try to allocate the blame between these two classes. Unless both these classes, so vital to the economy of the State, sit down and devise ways and means to put an end to this situation—the Government are always

there to lend all the assistance that they can in this regard—it would mean material loss and distress not only to each of them but the country in general.

It has now been finally decided that the managing agencies of the Sirpur Paper Mills and the Sirsilk Ltd., should be transferred to Messrs. Birla Brothers Ltd., who are leading industrialists of India. It is hoped that this transfer will become effective during 1953-54. The terms of transfer envisage the realization of Government loans of approximately Rs. 430 lakhs advanced to these two industries during the last 10 to 12 years. The re-payment during the first year will be of the order of Rs. one crore. Government has also reserved its right to hold up to 51% of the share capital of these industries.

The proposal to establish a State Industrial Finance Corporation from the resources of the Industrial Trust Fund is also expected to materialise very shortly. The paid up Capital of this Corporation will be about Rs. one crore of which 50% will be found by the Industrial Trust Fund.

The Industries Department has also drawn up an integrated plan for the various existing cottage industries schemes of Government such as handloom, woollen industry, silk industry, tanning etc.

The Central Laboratories have been doing very useful work in the field of industrial research. During the year they carried out experiments and investigations into custard-apple seed, oil, dehydration of castor oil, keeping qualities of vegetable oils, systematic survey of various types of coals and clays found in the State, etc. They were also able to secure 6 patents.

A provision of Rs. 5·57 lakhs was made in the current years' budget for the buildings of the Central Laboratories, which are in progress. The Government of India have also sanctioned a grant of Rs. 5 lakhs for the buildings and this sum is being provided in the next year's budget.

LABOUR

During the year 1952-53, the Labour Officers inspected 611 factories, registered 51 Trade Unions and settled 23

industrial disputes and 1,311 individual grievances, while 394 cases were launched for various contraventions of the labour inactments.

EMPLOYMENT

Government have sanctioned and implemented the following schemes in order to rehabilitate the ex-army personnel.

		Rs.
1. Co-operative Farming at Fatehnagar	..	2·66 lakhs
2. Co-operative Farming at Ammuguda	..	4·19 lakhs
3. Technical Training ..	..	1·25 lakhs
4. Further Education Scheme ..	..	2·08 lakhs
5. Stone Quarrying Scheme ..	..	51,000
6. Other Schemes	..	10,000

COST OF LIVING INDEX

10. After a continuous rise from 147 in 1948 to 167 in 1951, the cost of living index for Hyderabad city (Base : 1943-44=100) showed a welcome break and fell to 164 in 1952. Fears that the lifting of food controls might lead to a sharp rise in the cost of living index did not materialise, for the index rose only by 4 points from 164 in July, 1952 to 168 in December, 1952. Moreover, this rise was mainly due to the spurt in index for intoxicants which rose from 186 in September to 207 in December, 1952. Prices at the end of January, 1953, of all the principal cereals were lower than those prevailing on 15th September, 1952, *i.e.*, about six weeks after the decontrol of foodgrains.

Movements in the Wholesale Price Index were in general harmony with the tendencies revealed by the Working Class Cost of Living Index. The price index which rose from an average of 375 in 1947 to 435 in 1951 fell to 390 in 1952. When prices crashed from 418 in January 1952 to 345 in April, fears of slump were widespread in business circles. But the prices recovered and crossed the 400 mark by July, 1952.

CURRENCY

Government's intention to bring into effect, as from the commencement of the new financial year, a rapid progressive withdrawal of O.S. Currency and its replacement by I.G. Currency has already been made known to the Assembly. This will be another important step forward in the economic integration of Hyderabad with the rest of India, and may be expected to bring considerable benefits to the local producers in the shape of stable prices quoted in a uniform medium in all Indian markets. Businessmen and firms will further benefit by the consequent simplification of accounts. The change over is being arranged so as to minimise any adverse repercussions on the price level. Facilities are being arranged for free conversion of O.S. Currency to I.G. Currency at the standard rate of exchange at all offices of the Hyderabad State Bank and Treasuries and Sub-Treasuries.

BANKING

As from the 1st April, 1953, the Reserve Bank of India will act as Bankers to this State under an Agreement to be signed shortly. Negotiations have been concluded whereby the Hyderabad State Bank will continue to undertake Government work at its Head Office in Hyderabad and at its various branches. They will also take over the treasury work of the Central Government in the State at present managed by the Imperial Bank of India and will have the custody of currency chests of the Reserve Bank of India. This we expect, will avoid any dislocation in the services which the Hyderabad State Bank have so far been extending in the Capital and districts, and will at the same time make available to the State, the resources and guidance of the Reserve Bank of India.

CONCLUSION

More than any one in this House I am fully aware that neither the budget for the current year nor that for the ensuing year fulfils the needs and demands of the people to the extent we would all like them to be fulfilled. The crying needs of the people for better and more food. clothing and shelter, and the urgent necessity to arrest the distressing spectacle of growing unemployment, are all well-known to you and me. But we cannot at the same time lose sight of the serious limitations that stand

in the way. Hyderabad has to make good, in the space of a few years, all that should have been done during the course of several decades in the past.

The changes that have already come about in the last three years have been really striking and far-reaching, the full impact of which has not yet been felt and the full significance of which would be realised better a few years hence. The abolition of Jagirs and Sarf-i-Khas and the settlement of all the complicated issues relating to the amount of commutation and the manner of its payment, is an achievement, the like of which is still to be seen in other States. The reforms relating to land tenure and holdings attempted in this State are indeed for more radical than those attempted in many other States. And this has been attempted under conditions which have seriously curtailed the normal resources of the State. The financial integration has made very serious inroads into the revenues of this State and that too at a time when more and more monies were needed to develop social services in every direction just to attain parity with the sister States. In the absence of a clear picture as regards the resources of the State, now and for a few years to come, as a result of issues relating to the allocation of revenues between the Centre and the State, the change over from one currency to another, etc., it is only now that we are on some sort of firm ground to assess our revenues. But as regards expenditure we have still to wait and see the repercussions of a change over to a new currency. Nevertheless we have tried to keep up and even advance in some respects the level of social and development services. Further, it has to be remembered that any plans and programmes that this State may prepare must fit into the pattern of the All-India Five-Year Plan, and the scale of expenditure in the first two years is bound to be somewhat lower. A competent administrative machinery and a trained corps of workers for extension services, have to be organised through whom the funds could be channelled to yield the best results. A proper climate of public co-operation has to be created. Given these conditions, a few rupees would go a much longer way than otherwise. I, therefore, feel that we need not be unduly depressed by the limited results of the past nor judge the future from the past.

As a result of the services and sacrifices of an untold number of people over a period stretching over decades,

political freedom has now become an accomplished fact. But we have still to achieve economic freedom. And this requires an equal if not a greater effort from all sections of the people and perhaps for a longer period. In this national effort the same spirit of selflessness and dedication to a cause is as necessary as in the past. The cause in view now is the realisation of the Five-Year Plan. It may not have the glamour of a political cause. It may not immediately profit the man in the street. But a few years hence when the results of the Plan present themselves in the shape of cleaner and healthier villages and a happier and more enlightened villagefolk, one would realise the hidden and innate potentialities of the Plan. " To see the nation's plenty in a people's eye" as expressed by the bard of Avon is an ideal worth striving for every lover of Bharat ; and this ideal is imbedded in the Five-Year Plan more than in anything else. It is, therefore, now the paramount duty of every citizen to realise this and work in his own sphere of activity whether humble or exalted, with all his might and main so that the Plan may advance and the " nation's plenty " may approach nearer.

The financial position of the State is, on the whole, sound. The Government of India are also doing everything possible to help us, but the prosperity of our people, in the ultimate analysis, depends on our own efforts to the extent of leading a life of austerity and to save and lend to Government.

In the years to come, therefore, every one of us will have to put his shoulder to the wheel.

At the same time it is necessary to proceed very cautiously in undertaking new ventures and entering into new financial commitments, howsoever laudable the objects may be.

Sir, I thank you and the Hon'ble Members of the House for listening to me patiently.

6 **P.M. The House then adjourned till Two of the clock on Wednesday the 4th March, 1953.**
